

The daily Surathal Srinagar

سرینگر

e-paper: surathal.in
https://surathal.in

صورت شمشیر ہے دستِ قضا میں وہ قوم
کرتی ہے جو ہر زماں اپنے عمل کا حساب

روزنامہ صورت حال

Postal Registration No:JKNP-189/SKGPO- 2018-2020/RNI NoJKURD/2012/48314 Vol: 17 Issue No: 240 Wednesday 07 October 2026 - 24 Rabi Al Thani 1447 Pages: 08 Price Rs0.50/-



ووٹر فہرستوں سے نام حذف کرنے کے معاملے پر سپریم کورٹ کے مؤقف کا انتظار

بنگلہ دیشی شہریوں اور روہنگیا پناہ گزینوں کا معاملہ الگ الگ، غیر ملکی شہریوں کیخلاف کارروائی مرکزی حکومت کے دائرِ اختیار میں، عمر عبداللہ

سرینگر روڈ فہرستوں سے نام حذف کیے جانے کے معاملے پر سپریم کورٹ کی جانب سے اٹھائے گئے سوالات کا نٹیجہ مرتب کرتے ہوئے جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا ہے کہ اب یہ دیکھنا ہوگا کہ عدالت کسی اس معاملے میں کس حد تک اصلاحات اور ازالے کی ہدایات دیتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن اور مرکزی حکومت سے جو جواب طلبی کیا ہے اور اس کے بعد ہی صورتحال مزید واضح ہوگی۔ یہ تبصرہ انہوں نے (این این پی) کے مطابق سرینگر میں میڈیا نمائندوں سے بات کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے کہا کہ خصوصی جامع نظرثانی کے دوران ووٹر فہرستوں سے نام حذف کیے جانے کے معاملے پر سپریم کورٹ میں جو پیش رفت رہی ہے۔ انہوں نے کہا "یہ اچھی بات ہے کہ سپریم کورٹ بھی اب ووٹر فہرستوں سے نام حذف کیے جانے کے معاملے پر سوالات اٹھا رہی ہے۔ عدالت نے الیکشن کمیشن اور حکومت ہند سے جواب بھی طلب کیا ہے۔ اب یہ دیکھنا ہوگا کہ عدالت کے ذریعے اس معاملے کو کس حد تک درست کیا جاتا ہے۔" انہوں نے کہا کہ ان کی جماعت اور اپوزیشن کی جانب سے یہ مسئلہ پہلے بھی بار بار اٹھایا جاتا رہا ہے، تاہم اس وقت بہت کم لوگوں نے اس جانب توجہ دی۔ عمر عبداللہ نے اٹھ بابا رک کے ارکان پارلیمنٹ کی جانب سے بھی اس معاملے کو اٹھائے جانے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اس معاملے پر آواز اٹھانے کا سلسلہ جاری رہے گا۔ ان کے مطابق "ہم مسلسل یہ مسئلہ اٹھاتے رہے ہیں، لیکن بہت کم لوگوں نے اس پر توجہ دی۔ اب میڈیا نے بھی اس معاملے پر بات کرنا شروع کر دی ہے۔" وزیر اعلیٰ نے جموں و کشمیر میں کیساں سول کوڈ کے نفاذ کے امکان کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ ایسا قانون پورے ملک کے لیے ہونا چاہیے اور اسے پارلیمنٹ میں پیش کر کے باقاعدہ بحث کے بعد منظور کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک کیساں سول کوڈ ملک کے تمام حصوں میں یکساں طور پر نافذ نہ ہو اسے حقیقی معنوں میں "یکساں" نہیں کہا جا سکتا۔ عمر عبداللہ نے کہا کہ جموں و کشمیر میں یوں ہی ناقذ نہیں کیا جائے گا۔



حکومت نے دور دراز علاقوں میں موبائل ٹاورز کیلئے اراضی کی منظوری دی



سرینگر، حکومت جموں و کشمیر نے پی فیر محفوظ اور ترجیحاتی طور پر اہم علاقوں میں موبائل کیفیٹیوٹی ٹاورز کی تنصیب کے لیے اراضی کی منظوری دی ہے۔ جن میں اوڑی، تنگمرگ، کرناہ، وکالاکوٹ، کرالپورہ، ہندوارہ گرد، کھور بٹی، مارگھی، بانہال، پگل پرستان، رامسو اور قلعہ دار یونیورسل سروس کے تحت شامل ہیں۔ اس اقدام کا مقصد پورے یونین ٹریٹری میں خاص طور پر دور دراز، پہاڑی اور سرحدی علاقوں میں تیز رفتار ٹیلی کمیونیکیشن انفرا اسٹرکچر کا کافی حد تک بڑھانا ہے۔ توقع ہے کہ اس توسیع سے باخلل ڈیجیٹل کنیکٹیویٹی کی سہولت دیہی کاروبار، مواصلاتی نیٹ ورکس کو مضبوط بنانے، آن لائن تعلیم کو فروغ دینے اور ای گورننس خدمات تک عوام کی رسائی کو بہتر بنانے کی توقع ہے۔ اس اقدام کا مقصد ابھی طرح سے جڑے ہوئے شہری مراکز اور غیر محفوظ دیہی برادریوں کے درمیان ڈیجیٹل تفاوت کو کم کرنا ہے، اس طرح بنظر انجمنی طور پر پیچیدہ والے علاقوں میں زیادہ ڈیجیٹل شمولیت اور مواصلاتی سہولیات کو مضبوط بنانا ہے۔

ترال میں ریچھ کے حملے سے ایک شخص زخمی، دیہاتیوں میں خوف وہراس

ترال (رخنوی) کشمیر کے ضلع پلوامہ کے علاقے ترال کے گاؤں نائیل میں پیر کی صبح ایک ریچھ کے حملے میں مقامی شخص کے زخمی ہونے کے بعد خوف وہراس پھیل گیا۔ اس واقعے نے انسانی بستیوں میں جنگلی جانوروں کی بڑھتی ہوئی آمد و رفت پر تشویش پیدا کر دی ہے۔ زخمی شخص کی شناخت ناکیل کے رہائشی مشتاق احمد عبدالرشید گجر کے طور پر ہوئی ہے۔ متاثرہ باشندوں کے مطابق احمد صبح اپنے گھر سے باہر نکلے ہی تھے کہ ریچھ نے حملہ کر دیا۔ ریچھ کے حملے میں احمد کے چہرے اور جسم کے دیگر حصوں پر شدید زخم آئے۔ چیخ و پکار سن کر اہل خانہ اور پڑوسی موقع پر پہنچے، جس کے بعد ریچھ وہاں سے بھاگ گیا۔ زخمی کو فوری طور پر ترال کے سب ڈسٹرکٹ ہاسپٹل منتقل کیا گیا، جہاں ان کی حالت کو تشویشناک بتایا جا رہا ہے۔ ڈاکٹروں کے مطابق زخمی کے سر، چہرے اور بازو پر گہرے زخم آئے ہیں، جن کا علاج جاری ہے۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی محکمہ جنگلات کے اہلکار موقع پر پہنچے اور علاقے کا معائنہ کیا۔ ڈویژنل فارسٹ آفیسر (ڈی ایف او) ترال نے بتایا کہ ریچھ کی تلاش کے لیے تلاشی مہم شروع کر دی گئی ہے۔ ان کے مطابق ریچھ کو پکڑنے یا ہلاک کرنے کے لیے ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ زخمی شخص کے علاج کے تمام اخراجات محکمہ برداشت کرے گا۔ ڈی ایف او نے مقامی لوگوں سے اپیل کی کہ وہ جنگلی جانوروں کے قریب جانے سے گریز کریں اور کسی بھی ایسے واقعے کی فوری اطلاع محکمہ کو دیں۔ ترال کے گاؤں نائیل کے رہائشی محمد یوسف نے کہا کہ گاؤں کے قریب ریچھ کی موجودگی کئی دنوں سے محسوس کی جا رہی تھی۔ ان کے مطابق ریچھ اکثر رات کے وقت گاؤں کے قریب آتا ہے اور کھیتوں کے آس پاس گھومتا رہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ لوگ خوف کی وجہ سے رات کے وقت باہر نکلنے سے گریز کر رہے ہیں۔ مقامی لوگوں نے محکمہ جنگلات سے مطالبہ کیا ہے کہ ریچھ کو جلد از جلد پکڑا جائے تاکہ لوگ بلا خوف اپنے روزمرہ کام کاج انجام دے سکیں۔

بھدرواہ میں کار حادثے کی شکار 2 افراد زخمی، اسپتال منتقل

(نیوز ڈیسک)

ضلع چناب کے ضلع کے بھدرواہ میں سڑک حادثہ رونما ہوا۔ حادثہ تھانہ علاقے کے قریب پیش آیا، جہاں ایک کار سڑک سے پھسل کر حادثے کا شکار ہوگئی۔

سپریم کورٹ کے نوٹس پر فاروق عبداللہ کا خیر مقدم، کہا "بہت خوش ہوں"

پارٹی کی تنظیمی خامیوں کو دور کرنے اور نئے آئین کی منظوری کیلئے ورکنگ کمیٹی سے رجوع ہوگا

(کے این ایس)

نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے پیر کے روز الیکشن کمشنر کی جانب سے لیے گئے فیصلوں سے متعلق سپریم کورٹ کے نوٹس کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس بات پر بہت خوش ہیں کہ عدالت عظمیٰ نے معاملے کا نوٹس لیا ہے۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ ہمیں بہت خوشی ہوں کہ سپریم کورٹ نے اس معاملے کا نوٹس لیا ہے۔ ہمیں کامل یقین پارٹی اجلاس کے بعد سامنے آیا جس کے بارے میں انہوں نے کہا کہ اسے سنگھیم کو مضبوط بنانے اور ان خامیوں کی نشاندہی کرنے کے لیے بلایا گیا تھا جنہیں دور کرنے کی ضرورت ہے۔



SIR فیصلوں پر سپریم کورٹ نے گیانیش کمار کی یکطرفہ معطلی سے کیا انکار

یہ درخواست 'دی انڈین ایکسپریس' کی مشتہر رپورٹ کے بعد دائر کی گئی

(یو این آئی)

سپریم کورٹ نے بہار کے روز چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کو معطل کرنے کا مطالبہ کرنے والی درخواست پر کوئی بھی یکطرفہ عبوری حکم جاری کرنے سے انکار کر دیا۔ عدالت نے واضح کیا کہ خصوصی جامع نظرثانی (ایس آئی آر) سے جڑے اہم فیصلے چیف الیکشن کمشنر کے یکطرفہ طور پر لیے جانے کے الزامات پر وہ پہلے الیکشن کمیشن اور دیگر مدعا علیہان کا موقف سنے گی۔ چیف جسٹس سوریا کانت کی سربراہی والی بنچ نے درخواست پر مرکزی حکومت، الیکشن کمیشن، چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار اور بہار کے چیف الیکشن آفیسر کو نوٹس جاری کیا ہے۔ بنچ نے کہا کہ ہم اس مرحلے پر کوئی عبوری حکم جاری نہیں کر رہے ہیں۔ ہم پہلے الیکشن کمیشن اور دیگر مدعا علیہان کا موقف سنیں گے۔ اس کے بعد ہی کوئی فیصلہ کیا جائے گا

قومی و بین الاقوامی خبریں

امریکہ کے ساتھ مذاکرات کو بے معنی: ایرانی صدر



تہران: سرکاری میڈیا کے مطابق، ایرانی صدر مسعود پزشکیان نے بدھ کے روز کہا کہ امریکہ کے ساتھ مذاکرات بے معنی ہیں اور ان کا نتیجہ صرف نئے حملوں کی صورت میں نکلا ہے، جب کہ مشرق وسطیٰ کی جنگ کے خاتمے کی سمت میں تہیوں سے کوئی پیش رفت نہیں ہو رہی ہے۔

سرکاری نیوز ایجنسی ارنا (آئی آر این اے) کے مطابق، صدر پزشکیان نے کہا کہ اب تک دو مذاکرات کے بعد ہم پر تیسرا بار حملہ کر چکے ہیں، اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ مذاکرات نہیں چاہتے، بلکہ ان کا مقصد اسلامی جمہوریہ ایران کو تابع بنانا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایسے دشمن کے ساتھ مذاکرات بے معنی ہیں جو ہر روز نئی، پائیدار یوں، دباؤ اور دھمکیوں کا سہارا لیتا ہے اور اپنے وعدوں کو توڑتا ہے۔

قابل ذکر ہے کہ مشرق وسطیٰ کی اس جنگ کا آغاز فروری کے آخر میں امریکہ اور اسرائیل کے موجودہ ایرانی حکومت کو ختم کرنے کے عزم کے ساتھ کیا تھا، حالانکہ اس وقت واشنگٹن اور تہران کے درمیان ایران کے جوہری پروگرام پر مذاکرات جاری تھے۔

جنگ میں شامل فریقین نے جون میں ایک مفاہمت کی بنیاد پر اتفاق کیا جس میں تنازع کے مستقل حل کے لیے ایک فریم ورک طے کیا گیا تھا، لیکن آبنائے ہرمز میں جہاز رانی پر اختلافات اور حملوں کے باعث امریکہ نے فوجی کارروائیوں کا دوبارہ آغاز کر دیا۔

جب سے مذاکرات عملی طور پر تعطل کا شکار ہیں، اور حال ہی میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے حاشیے پر امریکہ اور ایران کے درمیان ہونے والے بالواسطہ مذاکرات بھی کسی بڑی پیش رفت میں ناکام رہے، واشنگٹن نے حالیہ ہفتوں میں فوجی کارروائیوں کو ترک کرنے کی تجاویز پیش کی ہیں، اور تہران کے بعد سے ایران پر کوئی حملہ نہیں کیا ہے۔ اس نے قبل ازیں اتوار کے روز، ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے اصرار کیا کہ اسلامی جمہوریہ کے خلاف امریکہ کی جنگ فوجی کارروائی سے حل نہیں ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اگر حملے دوبارہ شروع ہوئے تو ہم اپنے دفاع کا حق استعمال کریں گے۔

بحیرۂ اسود میں روسی ڈرونز کا جہاز پر حملہ؛ دو افراد ہلاک، زخمیوں میں بھارتی شہری بھی شامل



نئی دہلی: حکام نے بتایا ہے کہ بحیرۂ اسود میں ایک ترکی کی ملکیت والے سوئیٹین کارگو جہاز پر روسی ڈرون حملے کے بعد آگ لگ گئی جس کے نتیجے میں عملہ کے دو افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور عملے کے کئی ارکان زخمی ہو گئے، جن میں ایک بھارتی شہری بھی شامل ہے۔

روسی یہ حملہ بدھ کے روز بھارتی وقت کے مطابق صبح 4 بج کر 30 منٹ پر ہوا، جس کے بعد جہاز پر آگ لگ گئی۔ اس وقت جہاز پر 27 افراد سوار تھے، جن میں سے 2 افراد ہلاک ہو گئے۔ ان میں ایک بھارتی شہری بھی شامل ہے۔ 3 افراد زخمی ہوئے ہیں، جن میں ایک بھارتی شہری بھی شامل ہے۔

ہلاک ہونے والے بھارتی شہری کی شناخت 31 سالہ ہیمادری بسوا کے نام سے ہوئی ہے۔ وہ جہاز پر بطور کک کام کرتے تھے۔ ان کی لاش کو بھارت واپس لایا جائے گا۔ ان کے اہلِ خانہ کو اطلاع دے دی گئی ہے۔

بھارتی وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے بتایا کہ بھارتی سفارت خانہ زخمی بھارتی شہری سے رابطے میں ہے اور اس کی ہر ممکن قونصلر مدد کر رہا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ ہم ہلاک ہونے والے بھارتی شہری کے اہلِ خانہ سے تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔

ترکی کی وزارت خارجہ نے بھی اس حملے کی مذمت کی ہے۔ ترکی کے وزیر خارجہ حاکان فیدان نے کہا کہ ہم اس حملے کی مذمت کرتے ہیں اور ہم نے روسی حکام سے اس کی وضاحت طلب کی ہے۔

روسی وزارت دفاع نے اس حملے کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ وزارت کا کہنا ہے کہ یہ حملہ یوکرین کی جانب سے کیے گئے ایک حملے کا جواب تھا، جس میں روسی بحریہ کا ایک جہاز نشانہ بنا تھا۔ روسی وزارت دفاع کے مطابق، یوکرین نے 4 ڈرونز کے ذریعے حملہ کیا تھا، جن میں سے 3 کو مار گرایا گیا۔ ایک ڈرون سوئیٹین جہاز پر گرا، جس کے بعد جہاز پر آگ لگ گئی۔

روسی وزارت دفاع کے مطابق، یوکرین نے بحیرۂ اسود میں روسی بحریہ کے جہازوں کو نشانہ بنانے کے لیے 6 ڈرونز کا استعمال کیا تھا۔ روسی وزارت دفاع کے مطابق، یوکرین نے بحیرۂ اسود میں روسی بحریہ کے جہازوں کو نشانہ بنانے کے لیے 6 ڈرونز کا استعمال کیا تھا۔

پاکستان، سعودی عرب اور ترکیہ کا مملکت میں افواج کی فوری تعیناتی پر اتفاق



اسلام آباد: ایک میڈیا رپورٹ کے مطابق، پاکستان، سعودی عرب اور ترکیہ نے سعودی عرب اور یمن کے حوثیوں کے درمیان بڑھتی ہوئی کشیدگی کے پیش نظر مملکت میں فوجی افواج کی فوری تعیناتی کے لیے اقدامات کرنے پر اتفاق کیا ہے۔

پاکستان کے دفتر خارجہ کے حوالے سے ڈان اخبار نے رپورٹ کیا کہ سہ فریقی یکطرفہ دفاعی اسٹریٹیجک پارٹنرشپ فریم ورک کونسل کی ایک ہنگامی اجلاس بدھ کے روز ریاض میں منعقد ہوا جس میں سعودی عرب کو درپیش تکنیکی صورت حال اور خطرات سے نمٹنے کے لیے ہنگامی حل پیش کیا گیا۔

پاکستان، سعودی عرب اور ترکیہ کے درمیان اگست میں انعقاد ہونے والا یہ سہ فریقی دفاعی معاہدہ مشترکہ دفاع کا ایک فریم ورک فراہم کرتا ہے، اور یہ شرط عائد کرتا ہے کہ ان میں سے کسی بھی ایک ملک پر مسلح حملہ تمام ممالک پر حملہ تصور کیا جائے گا۔

رپورٹ میں ڈان نے اجلاس کے بعد جاری ہونے والے مشترکہ اعلامیے کے حوالے سے رپورٹ کیا کہ کمیٹی نے مشترکہ دفاعی دھمکیوں کے عملی نفاذ کے لیے فوری اقدامات کرنے، متفقہ طور پر افواج اور صلاحیتیں فراہم کرنے کے لیے ضروری تدابیر اختیار کرنے اور مملکت میں ان کی تیز رفتار تعیناتی کو یقینی بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔

اعلامیے میں فوج کی تعیناتی کی کسی بھی قسم کی تفصیلات یا ٹائم شیڈول کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اس میں واضح طور پر حوثیوں کا نام لیتے ہوئے کہا گیا ہے کہ یہ اقدامات علاقائی سلامتی کو لاحق خطرات کا مقابلہ کرنے کے لیے کیے جا رہے ہیں۔

گوٹیرس کا 6 سے 8 اکتوبر تک پاکستان کا دورہ، اعلیٰ قیادت سے کریں گے ملاقات



اسلام آباد: اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گٹیرس 6 سے 8 اکتوبر تک پاکستان کا دورہ کریں گے۔ اس دوران وہ ملک کی اعلیٰ قیادت سے ملاقات کریں گے اور علاقائی اور بین الاقوامی پیش رفت پر تبادلہ خیال کریں گے۔ دفتر خارجہ کے ایک بیان کے مطابق گٹیرس یہ سرکاری دورہ جناب جزیرا نظم اور وزیر خارجہ اسحاق ڈار کی دعوت پر کر رہے ہیں۔

اپنے دورے کے دوران گٹیرس صدر آصف علی زرداری، وزیر اعظم شہباز شریف، وزیر خارجہ ڈار، چیف آف ڈیفنس فورسز اور آرمی چیف فیلڈ مارشل عاصم منیر سے ملاقاتیں کریں گے۔

اقوام متحدہ کے سربراہ بھارت اور پاکستان میں اقوام متحدہ کے علاقی آبزرور گروپ (یو این ایم او جی آئی پی) کے مینڈیٹ کا بھی دورہ کریں گے اور پاکستان کی مشکل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (این ڈی ایم اے) میں بریفنگ میں شرکت کریں گے۔

دفتر خارجہ نے کہا کہ اپنے دورے کے دوران گوٹیرس متعدد دیگر تقریبات میں بھی شرکت کریں گے جس میں کشیدگی کو منضبط بنانے اور بین الاقوامی امن وسلامتی کے فروغ کے لیے پاکستان کی کوششوں کے ساتھ ساتھ آفات سے نمٹنے اور شمالی علاقہ جات میں ماحولیاتی تبدیلی کے اثرات شامل ہیں۔

بدگام میں ملازمت فراڈ کا انکشاف، دو گرفتار، مزید گرفتاریاں متوقع: ایس ایس پی

بڈگام (محمد دانش): ضلع بڈگام میں ملازمت فراہم کرنے کے نام پر مبینہ دھوکہ دہی کے معاملے میں پولیس نے دو افراد کو گرفتار کیا ہے، جب کہ تحقیقات کے دوران مزید گرفتاریوں کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔

ایس ایس پی بڈگام کے کے ہری پرساد نے بدھ کو منعقدہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ پولیس نے ملازمت کے خواہشمند افراد کو مبینہ طور پر جعلی تقرری نامے اور سرکاری ملازمتوں کے وعدوں کے ذریعے مبینہ طور پر دھوکہ دینے کے الزام میں دو افراد کو حراست میں لیا ہے۔ گرفتار شدگان کی شناخت ایڈووکیٹ جاوید اختر، والد غلام محمد ڈار، ساکن گوشہ بن بدگام اور فروذ نبی بٹ، والد غلام نبی بٹ حال ساکن زینگیر بدگام کے طور پر ہوئی ہے۔ فروذ نبی بٹ و کشمیر لبریشن فرنٹ (JKLF) کے چیئرمین بھی بتائے جاتے ہیں۔ ایس ایس پی نے کہا کہ باضابطہ شکایات موصول ہونے کے بعد دونوں کے خلاف پولیس اسٹیشن بدگام میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔

ایس ایس پی کے مطابق ملزمان نے مبینہ طور پر جعلی تقرری نامے جاری کر کے اور سرکاری پوسٹوں پر تعینات ہونے کا یقین دلا کر بڈگام کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے متعدد ملازمت کے خواہشمند نوجوانوں کو نشانہ بنایا۔ پولیس اس معاملے سے متعلق مواصلاتی ریکارڈ اور مبینہ فراڈ کے طریقہ کار کی باریک بینی سے تحقیقات کر رہی ہے۔ تحقیقات کے دوران پولیس کو ایک اہم سراغ اس وقت ملا جب وزارت داخلہ کی جعلی مہروں والی ایک مبینہ جعلی سرکاری دستاویز برآمد کی گئی۔ ایس ایس پی کے مطابق یہ دستاویز مبینہ طور پر اس حد تک کے مرکزی سیکرٹری داخلہ گووند موہن کے نام سے جاری کی گئی تھی اور جموں و کشمیر کے ڈائریکٹر جنرل آف پولیس نلین پربھات کے نام مخاطب تھی۔ ایس ایس پی نے کہا کہ ایسی دستاویزات کا استعمال سنگین جرم ہے اور اس کے ذریعے متاثرین کو مزید گمراہ کیا جا سکتا تھا۔

ایس ایس پی نے کہا کہ ابتدائی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ ملزمان نے متاثرین سے رقوم بینک اکاؤنٹس اور آن لائن ذرائع کے ذریعے وصول کیں، جب کہ ان کے موبائل فون اور دیگر ڈیجیٹل آلات کو تحویل میں لے کر ان کا فرانزک تجزیہ کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مزید گرفتاریاں متوقع ہیں اور تحقیقات کا دائرہ وسیع کیا جا رہا ہے۔

ایس ایس پی نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ملازمت فراہم کرنے کا دعویٰ کرنے والے کسی بھی شخص سے محتاط رہیں اور کسی بھی ادائیگی سے قبل متعلقہ محکمے سے تصدیق کر لیں۔ انہوں نے کہا کہ ایسے افراد کی اطلاع فوری طور پر پولیس کو دی جائے تاکہ مزید متاثرین کو روکا جا سکے۔

جموں کشمیر میں 10 اکتوبر تک بارش اور تیز ہواؤں کا امکان، بالائی علاقوں میں برفباری متوقع

سرینگر: جموں کشمیر میں آج سے 10 اکتوبر تک میدانی علاقوں میں ہلکی سے درمیانہ درجے کی بارش جبکہ بالائی علاقوں میں برفباری کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ موسم میں تبدیلی کے باعث درجہ حرارت میں کمی متوقع ہے۔ 4 اکتوبر کو کشمیر میں دن کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت تقریباً 31 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا تھا، جو معمول سے کئی ڈگری زیادہ تھا۔

سرینگر میں محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) کے دکام نے بتایا کہ جموں کشمیر میں 6 سے 10 اکتوبر کی درمیانی شب تک ہلکی سے درمیانہ درجے کی بارش متوقع ہے۔ آئی ایم ڈی سرینگر کے ماہر موسمیات پروین کمار نے کہا کہ میدانی علاقوں میں کہیں کہیں ہلکی سے درمیانی بارش ہو سکتی ہے، جبکہ بالائی علاقوں میں بھی سے درمیانی برفباری کا امکان ہے۔

انہوں نے کہا کہ 6 اکتوبر سے 9 اکتوبر کی صبح تک تیز ہوائیں چلنے کا امکان ہے، جن کی رفتار 40 سے 50 کلومیٹر فی گھنٹہ تک ہو سکتی ہے۔ انہوں نے لوگوں کو ذاتی اور ڈرائیو جیل سمیت آئی ڈی خانہ اختیاط برتنے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے مسافروں کو بالائی علاقوں کا رخ کرنے سے گریز کرنے اور سفر کا منصوبہ بنانے سے پہلے موسم کی تازہ ترین معلومات معلوم کرنے کی بھی ہدایت کی۔

کمار نے کہا کہ موسم میں تبدیلی کے باعث درجہ حرارت میں کمی آئے گی۔ 4 اکتوبر کو درجہ حرارت 31 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا تھا، جو 1931 کے بعد 4 اکتوبر کے مہینے میں ریکارڈ کیا جانے والا دوسرا سب سے زیادہ درجہ حرارت تھا۔

آئی ایم ڈی کے عہدیدار نے کسانوں کو ان دنوں عام طور پر زرعی سرگرمیوں سے گریز کرنے کا مشورہ دیا۔ تاہم انہوں نے کہا کہ 7 سے 9 اکتوبر کے درمیان بارش کی شدت کم رہے گی، اس دوران کسان اپنی زرعی سرگرمیاں جاری رکھ سکتے ہیں۔ جموں کشمیر میں رواں خریف کے موسم کے دوران خشک موسم جاری تھا اور درجہ حرارت معمول سے زیادہ ریکارڈ کیا جا رہا تھا۔ جاری موسم میں اس تبدیلی سے خشک موسم کا سلسلہ ٹوٹنے اور درجہ حرارت میں کمی لانے کا امکان ہے۔

ای چالان نظام پر جموں ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کو اعتراض، شفافیت اور قانونی عمل یقینی بنانے کا مطالبہ



جموں (محمد اشرف گرنائی) جموں و کشمیر ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن، جموں (رجسٹرڈ) نے مواد ڈسٹرکٹ قوانین کے تحت ایکیم ایک ٹریفک چالان نظام میں حالیہ ترمیم اور پالیسی تبدیلیوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت اور متعلقہ حکام سے اس نظام کے خلاف کے طریقہ کار کا جامع جائزہ لینے کا مطالبہ کیا ہے۔

ایسوسی ایشن کے جمید یادران نے جموں میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ٹریفک قوانین کے مؤثر نفاذ، سڑکوں پر خلاف ورزی مرتکب افراد کی شناخت، جوابدہی، منصفانہ طریقہ کار اور شہریوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے مناسب طاقتوں کے ساتھ ہونا چاہیے۔

ایسوسی ایشن نے خبردار کیا کہ ایسے نظام کے نفاذ کے طریقہ کار اور اس کے عام شہریوں، گاڑیوں کے مالکان اور ڈرائیوروں پر مجموعی اثرات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ پریس کانفرنس سے جموں و کشمیر ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن، جموں کے صدر کے این تنوتل نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ ٹریفک قوانین کے خلاف ورزی کرنے والے شخص کی شناخت، ایکیم ایک ریکارڈ کی درستگی یا چالان جاری کیے جانے کے حالات پر اعتراض کریں۔ بار ایسوسی ایشن نے کہا کہ جدید ترین ٹیکنالوجی پر مبنی کوئی بھی نظام انصاف کے بنیادی اصولوں اور قانونی طریقہ کار سے الگ نہ کر سکا جائے۔ شہریوں کو یہ جاننے کا موثر اور آسان موقع ملنا چاہیے کہ ان کے خلاف مطابق ایسے معاملات سامنے آ سکتے ہیں جہاں شہری مبینہ خلاف ورزی گاڑی چلانے والے شخص کی شناخت ایکیم ایک ریکارڈ کی درستگی یا چالان جاری کیے جانے کے حالات پر اعتراض کریں۔ بار ایسوسی ایشن نے کہا کہ جدید ترین ٹیکنالوجی پر مبنی کوئی بھی نظام انصاف کے بنیادی اصولوں اور قانونی طریقہ کار سے الگ نہ کر سکا جائے۔ شہریوں کو یہ جاننے کا موثر اور آسان موقع ملنا چاہیے کہ ان کے خلاف

ایسوسی ایشن نے ان شہریوں کو درپیش مشکلات پر بھی تشویش ظاہر کی جو ٹیکنالوجی کے استعمال سے پوری طرح واقف نہیں ہیں، یا جنہیں آن لائن ای چالان تک رسائی، اسے سمجھنے یا اس کے خلاف اعتراض درج کرنے میں دشواری کا سامنا ہو سکتا ہے۔ بار ایسوسی ایشن نے زور دیا کہ ٹیکنیکل نظام کے مقصد شہریوں کے لیے سرکاری خدمات اور انصاف تک رسائی آسان بنانا ہونا چاہیے، نہ کہ ان کے لیے مزید رکاوٹیں پیدا کرنا۔ ایسوسی ایشن نے حکومت اور متعلقہ حکام سے مطالبہ کیا کہ ای چالان نظام کے خلاف موجود فریم ورک کا جامع جائزہ لیا جائے اور خلا یا تنازعہ ایک اور شخص کی قسمت کا تعین کیا جانا بھی باقی ہے۔

پولیس ترجمان نے بتایا کہ حملے کے 11 ارکان کو بچا لیا گیا ہے، جن میں سے ایک زخمی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یوکرین نے بحیرۂ اسود میں صورتحال کو بین الاقوامی آبنائے میں کشیدگی کو ہوا دینے اور سمندری راستوں کو تجارتی جہاز رانی کے لیے خطرناک بنانے کی کوشش قرار دیا ہے۔ سفارت خانے نے یہ بھی واضح کیا کہ تمام بھارتی شہری اب محفوظ ہیں۔

مشن نے مزید کہا، ہم نے ان سے بات کی ہے۔ ان میں سے ایک معمولی زخمی ہے اور اس کا علاج جاری ہے۔ ہم اسپتال کے حکام کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہیں اور بھارتی عملے کے ارکان کی دیکھ بھال اور ہیروز کے لیے ہر ممکن قونصلر فراہم کر رہے ہیں۔

واضح رہے کہ بحیرۂ اسود کے حملے میں جاری کشیدگی کے درمیان تجارتی جہازوں کی حفاظت ایک بڑا عالمی مسئلہ بن چکی ہے۔ جہاں ماہرین کے واقعات پیش آ رہے ہیں۔ تاہم اس واقعہ میں ہلاک ہونے والے افراد کی شہریت کے بارے میں فوری طور پر معلوم نہیں ہو سکا ہے۔ اسی دوران یوکرین کے صدر ولودیمیر زیلنسکی نے بدھ کے روز کہا کہ بین الاقوامی پانیوں (نیوٹرل واٹرز) میں مبینہ طور پر روسی ڈرونز کا ایک سوئیٹین جہاز پر حملے کے بعد ترکی کے ایک سوئیٹین جہاز پر روسی ڈرونز کا ایک اور حملہ ہوا ہے۔

انہوں نے کہا، جہاز پر آگ لگ گئی ہے اور عملے کے کچھ ارکان زخمی ہوئے ہیں۔ ہمارے خیالات اور ہمدردی ان کے ساتھ ہیں۔ ہم ان کی مدد کر رہے ہیں۔ ہم نے ترکی سے بات کی ہے۔ ہم نے ان سے کہا ہے کہ ہم ان کی مدد کے لیے تیار ہیں۔

زیلنسکی نے کہا کہ یہ حملہ ایک بار پھر ظاہر کرتا ہے کہ روس کو امن میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا، ہم نے بارہا کہا ہے کہ روس کو جنگ ختم کرنی چاہیے۔ ہم نے بارہا کہا ہے کہ روس کو سفارت کاری کی طرف آنا چاہیے۔ ہم نے بارہا کہا ہے کہ روس کو امن کی طرف آنا چاہیے۔ لیکن روس ایسا نہیں کرتا۔ روس صرف طاقت کی زبان سمجھتا ہے۔

بنا آنسوؤں کے پیاز کاٹنے کا طریقہ، سائنس نے معمہ حل کرلیا



ڈاکٹر لیم

اگر آپ بھی ہر بار پیاز کاٹنے پر آنکھوں میں آنسو لیے کھڑے ہو جاتے ہیں، تو اب فکر کی کوئی بات نہیں۔ سائنسدانوں نے اس روزمرہ کے مسئلے کو حل کرنے کا سائنسی طریقہ ڈھونڈ نکالا ہے۔ امریکی کارنیل یونیورسٹی کے سائنسدانوں نے دریافت کیا ہے کہ پیاز کاٹتے ہوئے ہماری آنکھوں سے پانی کیوں بہنے لگتا ہے اور بغیر تیرا کی کے چشمے پہنے اس مسئلے سے کس طرح بچا جا سکتا ہے۔ سائنسدانوں کے مطابق، آنکھوں میں آنسو لانے والے سلفر کے مرکبات (پیاز کو کاٹنے کے انداز پر منحصر ہوتے ہیں۔ کیمیکل ایڈیڈی آف سائنسز کے جریدے میں شائع ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق اگر آپ تیز چاقو استعمال کریں اور آہستہ آہستہ پیاز کاٹیں تو یہ مرکبات کم مقدار میں خارج ہوتے ہیں، جس سے آنکھوں میں جلن کم ہوتی ہے۔ مزید یہ کہ اگر آپ پیاز کاٹنے سے پہلے اسے تھوڑی دیر کے لیے فریج میں لپیٹ دیں، تو یہ ہوا میں اڑنے والے بائیکیولز کی گویائی روک دیتا ہے۔ مطالعے کے دوران سائنسدانوں نے الٹرا ہائی اسپیڈ کیمرے اور کمپیوٹر ماڈلز کی مدد سے یہ مشاہدہ کیا کہ جب چاقو پیاز کی تہوں میں داخل ہوتا ہے، تو اس کے خلیوں کے اندر موجود دباؤ اچانک خارج ہوتا ہے اور باریک سلفر والے مچھلے تقریباً 140 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے باہر نکلتے ہیں۔ یہ چھینٹے ایک پیس بناتے ہیں جسے پروین محمل اور ایس۔ آر کیمائیڈ کہا جاتا ہے، جو آنکھوں میں جلن اور آنسو پیدا کرتی ہے۔ محققین سنگھوان یونیورسٹی کے مطابق، اگر پیازی بیوی ہوئی تہہ آلودہ ہونے سے پہلے ہی پانی خانے میں بیکٹیریا یا پھیلایا گیا سب بھی ہو جاتے ہیں۔ ان کے مطابق پیاز سے خارج ہونے والے بائیکیولز کی رفتار کھانسی کے دوران خارج ہونے والے ذرات سے دوگنی ہو سکتی ہے، جو باورچی خانے میں حفظانِ صحت کے اصولوں کو مزید اہم بنا دیتی ہے۔ تحقیق کے مطابق پیاز کاٹتے وقت ان آسان اصولوں پر عمل کر کے آپ آنسوؤں سے نجات پا سکتے ہیں۔

تیز اور صاف چاقو استعمال کریں۔

پیاز کو آہستگی سے اور زیادہ دباؤ ڈالے بغیر کاٹیں۔

کاٹنے سے پہلے پیاز پر تیل کی ہلکی تہہ لگا لیں۔

پیاز کو کاٹنے سے قبل تھوڑا انتظار کریں تاکہ مرکبات کا اخراج کم ہو۔

چاقو اور کاٹنے والے تختے کو باقاعدگی سے صاف کریں۔

سائنسدانوں نے نتیجہ اخذ کیا کہ اگر ہم پیاز کے ساتھ سائنسی طریقے سے پیش آئیں، تو آنسو بہانا ماضی کی بات ہو سکتا ہے۔

لہٰذا، شاید اب وقت آ گیا ہے کہ ہم پیاز کو تصور اور ضمیر کے بجائے اپنا چاقو تیز کریں۔

بچوں کو الرجی سے بچانے کے لیے مونگ پھلی کب کھلائی جائے؟



ڈاکٹر وجیہا بیگ

ایک دہائی قبل شائع ہونے والے ایک تحقیقی مطالعے نے ثابت کیا تھا کہ نومولود بچوں کو مونگ پھلی یا مونگ پھلی سے بنی مصنوعات کھانے سے مستقبل میں جان لیوا الرجی ہونے کے خطرے کو کم کیا جا سکتا ہے۔ اب نئی تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ اس سفارش پر عمل کرنے سے حقیقت میں بھی کئی بچوں کو فائدہ پہنچا ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق 2015 امریکہ میں بچوں کو صرف 4 یا 6 ماہ کی عمر سے مونگ پھلی دینے کی ہدایت دی گئی تھی۔ اس کے بعد پیدائش سے 3 سال کے بچوں میں مونگ پھلی الرجی کی شرح 27 فیصد سے زیادہ ہو گئی اور 2017 میں سفارشات کو بڑھانے کے بعد یہ گر کر 40 فیصد سے زائد ہو گئی۔ تقریباً 40,000 بچے ہر سال مونگ پھلی الرجی سے بچ گئے، جبکہ آج بھی تقریباً 8 فیصد بچوں کو کسی نہ کسی خوراک سے الرجی ہے۔ جن میں سے 2 فیصد سے زائد کو مونگ پھلی الرجی ہے۔ ڈاکٹر ڈیوڈ بیلی الرجی ماہر اور فلیٹ بشوا ہسپتال کے چائلڈرن ہسپتال کے محقق کا کہنا ہے کہ، ہم آج کہہ سکتے ہیں کہ اس پبلک ہیلتھ اقدام کی وجہ سے اب زیادہ بچے خوراک کی الرجی کا شکار نہیں ہو رہے۔ پرانے وقتوں میں ڈاکٹر بچوں کو مونگ پھلی اور دیگر الرجی پیدا کرنے والی غذائیں 3 سال کی عمر تک دینے سے منع کرتے تھے۔ مگر 2015 میں نیشنل کالج آف لندن کے محقق گیڈیون لیک نے "Learning Early About Peanut Allergy (LEAP)" مطالعے کے ذریعے ثابت کیا کہ نومولود بچوں کو مونگ پھلی مصنوعات دینے سے مستقبل میں الرجی کی شرح 80 فیصد تک کم ہو سکتا ہے۔ اتنا ہی نہیں والدین اور ڈاکٹروں میں اس نئے طریقے پر عمل کرنے میں ہچکچاہٹ تھی کیونکہ وہ سمجھتے نہیں پا رہے تھے کہ یہ محفوظ ہے یا نہیں۔ اس وجہ سے 2017 میں توسیع شدہ سفارشات کے باوجود، صرف تقریباً 29 فیصد پیڈیاٹرشنز اور 65 فیصد الرجی ماہرین نے اس پر عمل کیا۔ 2021 میں سفارشات میں مزید وضاحت کی گئی کہ بچوں کو 4 سے 6 ماہ کی عمر کے دوران مونگ پھلی

کولڈ ڈرنکس کا استعمال امراض قلب کا باعث





ڈاکٹر وجیہا بیگ

ہفتہ بھر میں صرف دو سافٹ یا کولڈ ڈرنکس کا استعمال ذیابیطس، ہائی بلڈ پریشر، امراض قلب اور فالج جیسے جان لیوا امراض کا شکار بنانے کے لیے کافی ہے۔ ایک نئی تحقیق کے مطابق محض ایک کولڈ ڈرنک میں بلڈ پریشر کو بڑھانے کے لیے کافی ہے کیونکہ اس میں چینی کی مقدار دن بھر کی ضروریات کے مقابلے میں 14 گرام زیادہ ہوتی ہے۔ یہ بات تو پہلے ہی ساتھ آچکی ہے کہ یہ بہت زیادہ میٹھے مشروبات طویل المیعاد بنیادوں میں موٹاپے کا باعث بنتے ہیں جو آگے بڑھ کر دیگر سنگین امراض کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ ہفتہ بھر میں ان مشروبات کی تھوڑی سی مقدار بھی میٹابولک سینڈروم کا خطرہ بڑھانے کے لیے کافی ہے جو کہ امراض قلب، فالج اور ذیابیطس کا باعث بن سکتا ہے۔ اس تحقیق میں ایسے افراد کو جائزہ لیا گیا جو ہفتہ بھر میں کم از کم 5 کولڈ ڈرنکس پیتے کے عادی تھے۔ نتائج سے معلوم ہوا کہ یہ میٹھے مشروبات انسولین کی شرح پر اثر انداز ہو کر ذیابیطس کا باعث بن سکتے ہیں۔ اسی طرح یہ بلند فشار خون اور خون کی شریانوں میں مسائل کو جنم دیتے ہیں جو آگے بڑھ کر فالج اور امراض قلب پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ مطالعے سے معلوم ہوا کہ یہ میٹھے مشروبات انسولین کی شرح پر اثر انداز ہو کر ذیابیطس کا باعث بن سکتے ہیں۔ اسی تحقیق میں ایسے افراد کو جائزہ لیا گیا جو ہفتہ بھر میں کم از کم 5 کولڈ ڈرنکس پیتے کے عادی تھے۔ نتائج سے معلوم ہوا کہ یہ میٹھے مشروبات طویل المیعاد بنیادوں میں موٹاپے کا باعث بنتے ہیں جو آگے بڑھ کر دیگر سنگین امراض کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ ہفتہ بھر میں ان مشروبات کی تھوڑی سی مقدار بھی میٹابولک سینڈروم کا خطرہ بڑھانے کے لیے کافی ہے جو کہ امراض قلب، فالج اور ذیابیطس کا باعث بن سکتا ہے۔ اس تحقیق میں ایسے افراد کو جائزہ لیا گیا جو ہفتہ بھر میں کم از کم 5 کولڈ ڈرنکس پیتے کے عادی تھے۔ نتائج سے معلوم ہوا کہ یہ میٹھے مشروبات طویل المیعاد بنیادوں میں موٹاپے کا باعث بنتے ہیں جو آگے بڑھ کر دیگر سنگین امراض کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ ہفتہ بھر میں ان مشروبات کی تھوڑی سی مقدار بھی میٹابولک سینڈروم کا خطرہ بڑھانے کے لیے کافی ہے جو کہ امراض قلب، فالج اور ذیابیطس کا باعث بن سکتا ہے۔ اس تحقیق میں ایسے افراد کو جائزہ لیا گیا جو ہفتہ بھر میں کم از کم 5 کولڈ ڈرنکس پیتے کے عادی تھے۔ نتائج سے معلوم ہوا کہ یہ میٹھے مشروبات طویل المیعاد بنیادوں میں موٹاپے کا باعث بنتے ہیں جو آگے بڑھ کر دیگر سنگین امراض کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ ہفتہ بھر میں ان مشروبات کی تھوڑی سی مقدار بھی میٹابولک سینڈروم کا خطرہ بڑھانے کے لیے کافی ہے جو کہ

ذیابیطس کنٹرول کرنے کیلئے نیا مشورہ



ڈاکٹر مسرور وانی

ماہر غذائیت اور سابق چیف سائنٹسٹ، سرینگر

برطانیہ میں ذیابیطس کے مریضوں پر سالانہ قومی خزانے سے 9 بلین پونڈ خرچ ہوتے ہیں۔ اب ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ انہوں نے مٹاپے کا 20 لاکھ افراد کو صرف ہسکٹ کھانے اور ورزش کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ 40 اور 50 سال کی عمر کے درمیان کے لوگوں کو ایک سوالنامہ دیا گیا اور کہا گیا کہ وہ اسے بھر کر ڈاکٹروں کے پاس لائیں۔ جن لوگوں کو ذیابیطس کا زیادہ خطرہ ہوگا انہیں 435 پونڈ دیے جائیں گے جو وہ ورزش کی کلاس اٹینڈ کرنے پر صرف کر سکیں گے۔ انہیں ہدایت کی جائے گی کہ وہ اپنی روزمرہ زندگی میں کیا تبدیلیاں لا سکتے ہیں۔ ان میں سے کچھ کو ہفتہ وار ورزش کے سیشن میں شرکت کرنے کی ہدایت کی جائے گی۔ ان کو

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

روزنامہ

روزنامہ صورت حال

بدھ وار ۲۴ ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ ۷ اکتوبر ۲۰۲۶

وادی کشمیر کے اثاثے معمولی قیمتوں پر فروخت کیے جانے کا معاملہ

وادیٔ کشمیر صرف پہاڑوں، دریاؤں، جھیلوں اور خوبصورت مناظر کا نام نہیں، بلکہ یہاں کی زمین، جائیدادیں، سرکاری عمارتیں، تجارتی مراکز اور دیگر عوامی اثاثے بھی کشمیری عوام کی ایک قیمتی امانت ہیں۔ یہ اثاثے کسی ایک فرد یا حکومت کی ذاتی ملکیت نہیں بلکہ عوامی وسائل ہیں، جن کی حفاظت اور درست استعمال حکومت اور متعلقہ اداروں کی بنیادی ذمہ داری ہے۔

بدقسمتی سے وقتاً فوقتاً یہ خدشات سامنے آتے رہے ہیں کہ وادیٔ کشمیر کے بعض قیمتی اثاثوں کو ان کی حقیقی مالیت کے مقابلے میں انتہائی کم قیمتوں پر فروخت یا منتقل کیا جا رہا ہے۔ اگر کسی سرکاری یا عوامی اثاثے کی نیلامی یا فروخت میں اس کی اصل مارکیٹ ویلیو، مستقبل کی اہمیت اور عوامی مفاد کو نظر انداز کیا جائے تو یہ محض ایک مالی معاملہ نہیں رہتا بلکہ عوامی اعتماد کا مسئلہ بن جاتا ہے۔

حکومت کو چاہیے کہ کسی بھی قیمتی اثاثے کی فروخت سے قبل مکمل شفافیت اختیار کرے۔ زمین یا جائیداد کی موجودہ مارکیٹ ویلیو کا آزادانہ تخمینہ لگایا جائے، نیلامی کے عمل کو عوام کے سامنے واضح کیا جائے اور یہ بتایا جائے کہ متعلقہ اثاثہ کس بنیاد پر فروخت کیا جا رہا ہے۔ اگر کسی اثاثے کی قیمت واقعی کم مقرر کی گئی ہے تو اس کی ذمہ داری طے ہونی چاہیے اور عوام کو اس بارے میں مکمل معلومات فراہم کی جانی چاہئیں۔

یہ بھی ضروری ہے کہ سیاسی جماعتیں، عوامی نمائندے، سول سوسائٹی اور صحافتی ادارے عوامی اثاثوں کے معاملات پر خاموش نہ رہیں۔ اختلاف رائے اپنی جگہ، لیکن جب معاملہ عوامی ملکیت اور آنے والی نسلوں کے مستقبل کا ہو تو اجتماعی طور پر سوال اٹھانا ہر ذمہ دار شہری کا حق ہے۔

عوام کو بھی چاہیے کہ وہ محض تماشائی بن کر نہ رہیں۔ اگر کسی عوامی اثاثے کی قیمت، طریقہ فروخت یا نیلامی کے عمل پر سوالات موجود ہیں تو متعلقہ اداروں سے جواب طلب کیا جائے اور تمام معاملات کو قانونی اور جمہوری طریقے سے سامنے لایا جائے۔

کشمیر کے اثاثے آج اگر معمولی قیمت پر فروخت کر دیے گئے تو کل ان کی واپسی ممکن نہیں ہوگی۔ حکومتیں آتی جاتی رہتی ہیں، لیکن عوامی اثاثے نسلوں کی ملکیت ہوتے ہیں۔ اس لیے کسی بھی فیصلے میں وقتی مالی فائدے کے بجائے طویل مدتی عوامی مفاد کو ترجیح دی جانی چاہیے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ وادیٔ کشمیر کے تمام بڑے عوامی اور سرکاری اثاثوں کی شفاف فہرست، ان کی موجودہ مارکیٹ ویلیو اور ان سے متعلق کسی بھی فروخت یا منتقلی کی تفصیلات عوام کے سامنے لائی جائیں۔ شفافیت ہی وہ راستہ ہے جس سے شکوک و شبہات ختم اور عوام کا اعتماد بحال ہو سکتا ہے۔ عوامی اثاثے کسی حکومت کی ذاتی ملکیت نہیں ہوتے؛ یہ آنے والی نسلوں کی امانت ہیں۔ اس امانت کی حفاظت کرنا حکومت، سیاسی جماعتوں اور عوام سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

پریتکا گاندھی کو آپ کتنا جانتے ہیں؟



رشید یت وہلی

بتایا جا رہا ہے کہ پریتکا نے ایک کتاب پر مکمل کر لی ہے۔ ان کی ذاتی زندگی اور سیاست سے متعلق اس کتاب کا عنوان فی الحال Against Outrage دیا گیا ہے۔

(فورم کانگریس مکت بھارت دیدیجئے)۔ پریتکا گاندھی نے صرف انتہائی پروقار انداز میں کیمرے کو مناسب مالی مدد بھی کی ہو۔ بتایا جاتا ہے کہ سسری ای مبینہ دے سونیا کے سیاسی سفر کا آغاز ہوا۔ 11 جنوری 1998 کا فتح تو پریتکا نے نوٹ لیا۔ لال اور ہری رنگ کی ساڑی پہنے پریتکا بہت بھلی لگ رہی تھیں اور سونیا کی ہری اور مہرون رنگ کی ساڑی ماؤنٹن کے آگے پھیکی پڑ گئی۔ بھیجنے کو دیکھ سونیا نرووس اور گھبراہٹ ہوئی تھی لیکن پریتکا پوری طرح خود اعتماد اور پرجوش تھیں۔ اس سے ملک بھر کے کانگریس کارکنان میں جوش کی لہر دوڑ گئی کہ اب بھیجنے والے وہ رہنما ان کے پاس تھے۔

ایک دہائی بعد ہی کانگریس نے فوراً اعلان کر دیا کہ اب کانگریس کو اگلے پچاس سال تک لیڈر شپ کی دقت نہیں آئے گی۔ ہیں سال تک تو سونیا سنبھال ہی لیں گی۔ ان کے بعد ہمارے پاس پریتکا ہے ہی۔ ہیں سال بعد اب اس کارکن کی بات یقیناً ثابت ہو رہی ہے۔ سنہ 2004ء 2009ء میں سونیا نے کانگریس کو لگاتار دو بار کامیابی دلائی۔ اب وراثت سنبھالنے کے لیے پریتکا اور راہل گاندھی تیار ہیں۔

اکتوبر 1984ء میں اندرا گاندھی کے سیاسی قتل کے بعد حفاظت کے نقطۂ نظر سے پریتکا اور راہل کا اسکول جانا بند کر دیا گیا۔ جب راہل دہلی کے باوقار سینٹ کولمبا تو پریتکا اس سے قبل سینٹ تھامس اسکول میں پڑھتی تھیں۔ سو 31 اکتوبر 1984ء ان دونوں کا اسکول میں آخری دن رہا۔ راجیو گاندھی کی وزارت عظمیٰ کے دوران بچے گھر میں جیسے مقید رہے۔ پرائیویٹ ٹیچرز انہیں پڑھانے آتے مگر کبھی کبھی ہی بہتر یہاں نہ جا پاتے۔ اسکول کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ البتہ ای ٹیوشن کی مدد سے پریتکا نے میسور ایجوکیشنل ٹرسٹ کی میسور سے حاصل کی، بنگلور وشوا جیوتی انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ کالج سے کامیاب رہا۔ نومبر میں پریتکا کا سابقہ مالیتی یا شادی کے کئی دعوے داروں سے پڑا، جو دولتمند و مشہور خاندان سے تھے۔ مگر ایسے یادہ تر امیدوار دنیاوی بازیچہ غیر سنجیدہ سے تھے۔ عاجز ہے پریتکا نے ان میں سے کسی کو بھی اہمیت نہیں جانا۔ انہیں بہت غصہ آیا جب ایک مرکزی وزیر کے بیٹے نے ان کی دوستی کو معاشقے کی شکل دینے کی کوشش کی۔ عاجز شادی تک پہنچائی جاتی تھی، حتیٰ کہ پریتکا نے اس سے قطع تعلق کر لیا۔ مذکورہ وزیر نے بعد میں بھرپور جوابی کارروائی کی۔ پریتکا کے ویزا کی درخواست کو مسترد کر دیا۔ پریتکا کو ویزا نہیں ملا۔ اس کی وجہ

مرغ ماہی



یوسف لغاری

آدمی کا پیٹ آدمی کے جسم کا سب سے طاقتور حصہ ہے۔ آدمی کا دل، دماغ اس کی گویائی اور سماعت اور اس کا ضمیر سب پیٹ کی محبت ہیں۔ دنیا کے آدھے سے زیادہ جرائم کی بنیاد یہی پیٹ ہے۔

فلسفہ، علم، تحقیق جیسے علوم کے علاوہ ادب اور شاعری بھی درد شکم ہی کی پیداوار ہے۔

آدمی کے اس پیٹ کے دگرگوں احوال یہ ہیں کہ یہ ہر قسم کے چوپاؤں، پرندوں، مچھلیوں اور ترکاریوں کا قبرستان ہے۔ ان اشیائے خوردنی میں یوں تو سبھی چیزیں آدمی کو بھلی ہیں لیکن ان میں مرغ ماہی اس کے بڑے شوق کی چیز ہیں اور آدمی کی عمر بھی کتنی ہے کہ ان دو چیزوں کے دیدار ہی پر کیوں نہ ان کے ذکر پر بھی اس کی رال ٹپکنے لگتی ہے۔ ان دنوں میں مچھلی کو بطور غذا فوقیت حاصل ہے کیونکہ یہ بیشتر نہاتی احوالی رائتی ہیں جب کہ مرغ انڈا صفائی پسند نہیں ہوتا۔

مچھلیاں علامات و اظہار کے اعتبار سے بھی مضبوط کیریکٹر کی حامل مانی گئی ہیں۔

ان کے متعلق لکھی و کہی باتیں کبھی جھٹلائے نہیں آئیں۔ اس کے برخلاف مرغ (یہ عام طور پر مادہ ہی ہوتا ہے) اور مرغیوں کی بے تکلفی بلکہ بے پیندی عام بات ہے۔ سچ پوچھا جائے تو اب صرف مچھلیاں ہی قدیم مشرقی تہذیب کی نمائندہ رہ گئی ہیں۔

ان کی اسی خوبی اور اس خوبی کے علاوہ دیگر اوصاف حمیدہ کی بنا پر مچھلیوں کو مل ترکاری مانا گیا ہے (مل پتری تھیسی معصوم ہو یہ ضرر مصنف میں شامل کی جاتی ہے) ورنہ ترکاری فوش لوگوں کے حلقے میں بھی مچھلی بے حد متبذل ہے۔ بلکہ ساحلی علاقے کے لوگ اسی ایک زندہ اور خوال ترکاری کے شیدائی ہیں۔ وہ سیاہیوں میں بہہ جانا پسند کرتے ہیں لیکن مچھلیوں سے دور نہیں رہنا چاہتے۔

مچھلی اپنی شہرت کا خود ذمہ دار ہوتی ہے کہ جیسے ہی کسی سیاہ کی مدد لے بغیر دور دور تک اپنی خوشبو پھیلاتی ہے۔ اس کی خوشبو سگار کے پرستار میں بھی لوگ کاف فسوں ملتے ہیں کہ ہم نے کہیں اتنے اچھے پرفیومز سے تعلقات بڑھائے۔

مچھلی جتنی خوشبودار ہوتی ہے اتنی ہی جلد باسی بھی ہوتی ہے۔ اس لیے ہر مچھلی خواہ تازہ ہو یا باسی، اس کی خوشبو کو ہر ممکن طریقے سے دبانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس کے لیے ہر مچھلی کا کوئی نہ کوئی متبادل موجود ہوتا ہے جو بدبو کو دبانے کے لیے مچھلی سے کہیں زیادہ بدبودار ہوتا ہے۔ مچھلی کے ساتھ ایسا ہی ہے جیسے عام طور پر بیشتر عقل کو پیدار پر فیصلہ لینے والوں کو اشرف اور مشیر اصغر کہا جاتا ہے۔ مثلاً ایشیائی خطے کے لوگ مغرب والوں کو معقول تسلیم کرتے ہیں جبکہ یورپی لوگوں کو جذباتی مانا جاتا ہے۔ جو جدید بازار اور کمرشل لوگوں کی علامت خیال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ عقل کی بنیاد پر فیصلہ کرنے والے ہی تنقیدی نظر کے مالک ہوتے ہیں۔ یہ تمام تر جہالت اور توہمات ہیں اور اسے رد کیا جانا چاہیے۔

کوئی بھی بالغ یا فیصلہ کن عقل و مائنڈ سے یا صرف دل سے لیا گیا شدید متضر ہے۔ انسان کی ذہنی، نفسانی، معاشرتی، مذہبی اور سیاسی زندگی میں دانوں چیزوں میں توازن کی شدید ضرورت ہے۔ ایک انسان کی خصوصی وظیفہ بیشتر تربیت، ماحول اور ادب (Literature) سے پروان چڑھتی ہے جو موجودہ دور میں میڈیا بھی اس کی لاٹھ سے ایک استثنا نہیں رہا ہے۔

ہماری قومی کہانی کی ایک سب سے بڑی وجہ ہمارے ادب (لٹریچر) کا فقدان اور تاریخ، حالات سے مفاہمت سے بچنے کی ہے۔ لیکن جونہی پڑھا آج ہمارے پاس موجود ہے۔ فلسفی کہ چند تنقیدی نکتہ نظر رکھنے والے عاطر فراز علم کا ایک اس بات پر بھی ترقی یافتہ ادب سے ہونے میں بے فرحتی کا شاہد بناتے ہیں اور زیادہ تر یہ لوگ حد سے بڑھتے ہوئے ادب ہیں۔ بعض دفعہ میڈیا پر اپنے ان ذہنی اور دوسروں سے متاثر خیالات کو بیان کرنے کی لوگوں کی ذہنیتوں میں ڈیبل چلاتے ہیں۔ آخر کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے ایک سیاستدان کا دوسرے سے موازنہ کر کے یا ایک دینی اکیڈمیت کا دوسری اکیڈمیت پر فوقیت دے کر؟ یہ چیزیں ابہام، شک، نفرتی، شدت پسندی اور عدم برداشت کا ہی ایک حصہ باقی ہیں۔

آج کل حالات بھی کچھ ایسے ہیں کہ عوام کا بھی اس تباہی میں بھرپور کردار ہے۔ حالات کی وجہ سے ذہنیت بھی ایسی بن گئی ہے۔ سیاست میں جب تک سیاسی گروہ ایک دوسرے کو اور میڈیا میں جب تک فرقے ایک دوسرے کو بلاضرورت مدد نہیں دیتے تو تنقید کا نشانہ نہ بنائیں، ان کی سیاست پختہ نہیں ہے۔ نہ ہی فرقوں کے مذہبی جذبات میں جوش رہتا ہے۔ ہر بالغ پاکستان میں بذات فرقہ واریت اسلام عرض کے مطابق بڑھانے اور کھانے کی وجہ سے ہے۔ اسلام میں اور اسلام پر تنقید کی وجہ سے ہی آج انسان، انسانیت دیکھنے کو ترس گیا ہے۔ سارے مسالک و ممالک میں یہی طبقی تعلیم کیفیت ہے۔ مگر اپنا تھک اسلام کے نام پر ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں سے اصلاح کی ضرورت پر اس بلاگ کی ضرورت محسوس کی گئی۔ تنقید کرنے والوں کو دلوں، امید، ہمت اور حوصلہ بھی انہی لوگوں میں پیدا کرنا چاہیے جنہیں اصلاح کے لیے کسی بڑے یک طرفہ ظرفیہ پر تنقید کے نشانے پر رکھا جاتا ہے۔ تنقید میں صرف اچھا ایمان بھی نہیں لگانی چاہئیں اور نہ ہی صرف برائیاں۔

باقی تین نظریات (استاد سے لے کر فرد تک، سرسٹک) کو پاکستان کے مذہبی، ثقافتی، اقتصادی، سیاسی اور معاشرتی پہلوؤں پر بھرپور دلیل اور دماغ، دلوں کو استعمال کرتے ہوئے تنقید کی جا کرنا چاہیے۔ آئینی اور قانونی نقطہ نظر تک محدود رکھنا چاہیے کیونکہ دوسرے سے دلوں کے نظریات متاثر کر سکتے ہیں۔ ایک مشہور قول کے مطابق: فہم ضروری عقیدہ و نظریے سے جو سب سے پہلے خود صورت تعلقات کا سرقلم کرتی ہے۔

تنقید کی تلوار سے تعلقات کا سر قلم

سیدہ گل رضا

بلاشبہ حد سے بڑھ جانے والا ہر کمرہ جانے والے کسارے میں ہیں۔ (قرآن)

دکھاوا اور جھوٹی حمد سے بڑھ کر اور ضرورت سے کم ہمیشہ ہر چیز نقصان دہ و نہایت ہوتی ہے۔ البتہ جب کوئی اور جادوی نہ ہو تو ضرورت کے مطابق اپنی پیش استعمال کی جا سکتی ہے۔ تاریخ میں انسانوں کو فیصلہ لینے کی حیثیت سے دو گروہوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ ایک گروہ جو دل سے جذبات کی بنیاد پر فیصلہ کرتا ہے اور دوسرا گروہ جو دماغ سے وجود پر کھ کر فیصلہ لیتا ہے۔ دونوں گروہوں کے لوگ زمین پر موجود ہر آبادی میں پائے جاتے ہیں۔

یہ فیصلے لوگوں سے منسوب ہوتے ہیں، ان فیصلوں کو خاصیں ان لوگوں سے منسوب نہیں کیا جانا چاہیے۔ ایسا ہونا ضرور ہے جیسے عام طور پر بیشتر عقل کو بنیاد پر فیصلہ لینے والوں کو اشرف اور مشیر اصغر کہا جاتا ہے۔ مثلاً ایشیائی خطے کے لوگ مغرب والوں کو معقول تسلیم کرتے ہیں جبکہ یورپی لوگوں کو جذباتی مانا جاتا ہے۔ کہ جو جدید بازار اور کمرشل لوگوں کی علامت خیال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ عقل کی بنیاد پر فیصلہ کرنے والے ہی تنقیدی نظر کے مالک ہوتے ہیں۔ یہ تمام تر جہالت اور توہمات ہیں اور اسے رد کیا جانا چاہیے۔

کوئی بھی بالغ یا فیصلہ کن عقل و مائنڈ سے یا صرف دل سے لیا گیا شدید متضر ہے۔ انسان کی ذہنی، نفسانی، معاشرتی، مذہبی اور سیاسی زندگی میں دانوں چیزوں میں توازن کی شدید ضرورت ہے۔ ایک انسان کی خصوصی وظیفہ بیشتر تربیت، ماحول اور ادب (Literature) سے پروان چڑھتی ہے جو موجودہ دور میں میڈیا بھی اس لاٹھ سے ایک استثنا نہیں رہا ہے۔

ہماری قومی کہانی کی ایک سب سے بڑی وجہ ہمارے ادب (لٹریچر) کا فقدان اور تاریخ، حالات سے مفاہمت سے بچنے کی ہے۔ لیکن جونہی پڑھا آج ہمارے پاس موجود ہے۔ فلسفی کہ چند تنقیدی نکتہ نظر رکھنے والے عاطر فراز علم کا ایک اس بات پر بھی ترقی یافتہ ادب سے ہونے میں بے فرحتی کا شاہد بناتے ہیں اور زیادہ تر یہ لوگ حد سے بڑھتے ہوئے ادب ہیں۔ بعض دفعہ میڈیا پر اپنے ان ذہنی اور دوسروں سے متاثر خیالات کو بیان کرنے کی لوگوں کی ذہنیتوں میں ڈیبل چلاتے ہیں۔ آخر کیا فائدہ حاصل ہو سکتا ہے ایک سیاستدان کا دوسرے سے موازنہ کر کے یا ایک دینی اکیڈمیت کا دوسری اکیڈمیت پر فوقیت دے کر؟ یہ چیزیں ابہام، شک، نفرتی، شدت پسندی اور عدم برداشت کا ہی ایک حصہ باقی ہیں۔

آج کل حالات بھی کچھ ایسے ہیں کہ عوام کا بھی اس تباہی میں بھرپور کردار ہے۔ حالات کی وجہ سے ذہنیت بھی ایسی بن گئی ہے۔ سیاست میں جب تک سیاسی گروہ ایک دوسرے کو اور میڈیا میں جب تک فرقے ایک دوسرے کو بلاضرورت مدد نہیں دیتے تو تنقید کا نشانہ نہ بنائیں، ان کی سیاست پختہ نہیں ہے۔ نہ ہی فرقوں کے مذہبی جذبات میں جوش رہتا ہے۔ ہر بالغ پاکستان میں بذات فرقہ واریت اسلام عرض کے مطابق بڑھانے اور کھانے کی وجہ سے ہے۔ اسلام میں اور اسلام پر تنقید کی وجہ سے ہی آج انسان، انسانیت دیکھنے کو ترس گیا ہے۔ سارے مسالک و ممالک میں یہی طبقی تعلیم کیفیت ہے۔ مگر اپنا تھک اسلام کے نام پر ہے جس کی وجہ سے مسلمانوں سے اصلاح کی ضرورت پر اس بلاگ کی ضرورت محسوس کی گئی۔ تنقید کرنے والوں کو دلوں، امید، ہمت اور حوصلہ بھی انہی لوگوں میں پیدا کرنا چاہیے جنہیں اصلاح کے لیے کسی بڑے یک طرفہ ظرفیہ پر تنقید کے نشانے پر رکھا جاتا ہے۔ تنقید میں صرف اچھا ایمان بھی نہیں لگانی چاہئیں اور نہ ہی صرف برائیاں۔

باقی تین نظریات (استاد سے لے کر فرد تک، سرسٹک) کو پاکستان کے مذہبی، ثقافتی، اقتصادی، سیاسی اور معاشرتی پہلوؤں پر بھرپور دلیل اور دماغ، دلوں کو استعمال کرتے ہوئے تنقید کی جا کرنا چاہیے۔ آئینی اور قانونی نقطہ نظر تک محدود رکھنا چاہیے کیونکہ دوسرے سے دلوں کے نظریات متاثر کر سکتے ہیں۔ ایک مشہور قول کے مطابق: فہم ضروری عقیدہ و نظریے سے جو سب سے پہلے خود صورت تعلقات کا سرقلم کرتی ہے۔

کیا صرف امیر طبقہ ہی مراعت یافتہ ہوتا ہے؟



فہد کیا نی

آگر آپ نے نسل در نسل اشرافیہ اسکول سے تعلیم حاصل کی ہے جہاں آپ کے دادا پڑھے پھر آپ کے والد نے علم حاصل کیا اور کسی دن آپ کے بچے بھی پڑھنے جائیں گے، تو آپ کے ساتھ ساتھ بڑے ہوتے والے افراد، مواصلات، سیاست دان اور میڈیا کے اداروں میں ہوتے ہیں۔

ایک مخملی نجی تعلیم آپ کے لیے معتبر نیٹ ورکنگ کی راہ ہموار کر دیتی ہے، جہاں موجود پروفیسر آپ کو ذہانی منظر بنانے کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لاتے ہیں۔ گریجویٹ ہونے تک آپ ایک ایسے خورداں تھی بن جاتے ہیں جو ہر چیز کے بارے میں اپنے زاویہ نظر سے دیکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور جہاں آپ کی جان پہچان بااثر لوگوں سے ہو جاتی ہے، جو آپ کی ایک آواز پر لبیک کہہ کر ہر میدان میں آپ کے ساتھ دینے کو تیار ہوں گے۔

آپ چاہے ہی اپنی عملی زندگی کا آغاز کریں کے تو آپ محسوس کریں گے کہ لازمت کا مجھیرا تو عام لوگوں کے لیے ہوتا ہے آپ کے لیے نہیں۔ آپ اپنے والد کے کامیاب کاروبار کو دیکھتے ہیں جہاں پر آپ کے والد کو چند لوگوں کو کوئن کرنے کے مقابلہ کرنے میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوگی۔ پھر آپ اپنی قابلیت اور دوست نواز شات کے بل بوتے پر ایک نامور کارپوریٹ کمپنی میں ماڈل فیجر بن جاتے ہیں۔ اور یوں ایگزیکٹو طبقے کا عہدہ حاصل کرنے کے لیے آپ کو مزید ایک دہائی کا انتظار نہیں کرنا پڑتا۔

جب آپ 40 برس کے ہو جاتے ہیں تو آپ کے پاس اتنی دولت جمع ہو جاتی ہے کہ جس کو مدنظر رکھتے ہوئے کچل از وقت ریٹائرمنٹ کا بھی سوچا جا سکتا ہے اور آپ ایسے ہم لوگوں سے مراسم بھی قائم کر لیتے ہیں جو آپ کی آئندہ نسلوں کے آگے بڑھنے کے راہ ہموار کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ یہ کہانی تو ہوئی ان لوگوں کی جو پیدائشی خود غرض ہوتے ہیں۔ مراعت دہ ہیرو کے وقت خاص طور پر بہت بولتی ہیں اور بولتی ہیں۔

لیکن اس مراعت کو حقیقی معنی میں جڑ سے اکھاڑنے تو تب ہی ہوگا جب ہم اس ایک نظام کو ختم کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں۔ ضروری ہے کہ ہم فرد کو مجموعی اکائی کی شناخت کی بنیاد پر مذمت سے بڑی کی گلیوں کو چن لیں۔ ہمیں کھانا دینے والے خصوصی افراد کا انتخاب حاصل ہو جب چاہے آپ اپنی مرضی سے استعمال کریں اور انتظار کرنے والے کو تنقیت اتفاق ہے۔ ویسے بھی کون یہ تسلیم کرنا چاہے گا کہ انہیں پہنے ہوئے جوتے دراصل ان کے باپ کی کمائی سے خریدے گئے ہیں جو کامیابی کا سفر جلدی طے کرنے میں ان کے لیے مددگار ثابت ہوئے؟

آگر آپ کسی طرح یہ تسلیم کرنے میں کامیاب ہو بھی گئے کہ زندگی کی ریس کے اندر آپ کہاں پیچھا ہوئے یا آپ کیسے دیکھتے ہیں کچھ پیدائشی افراد کے پاس کچھ ایسی چیزیں ہیں جو آپ کو کامیابی کے حصول میں مدد دیتی ہیں، لیکن ان وجوہات میں ہمارا کوئی دخل نہیں، مثلاً رنگ ہم کون ہیں، ہماری جلد کا رنگ کیا ہے، ہم کہاں سے تعلق رکھتے ہیں، جب ہم بڑے ہو رہے تھے تب ہمارے پاس کس قسم کی مالی اور اخلاقی حیثیت حاصل تھی۔ ہم کس مذہب کی پیروی کرتے ہیں، یا چند مخصوص نومولود جن کی وجہ سے ہماری زندگیاں بہتری کی جانب مائل ہوئیں، ان چھوٹے چھوٹے امتیازی فرق پر لوگوں کی نظر ہی نہیں جاتی۔

گزرتے وقت کے ساتھ دیگر کے مقابلے میں حاصل امتیازی فرق زندگی میں مددگار ثابت ہوتا رہتا ہے اور پھر آپ کے بچے بھی اسی سے مستفید ہوتے ہیں۔ یہ کہانی تو ہوئی ان لوگوں کی جو مراعت یافتہ ہونے کی وجہ سے کامیابی کے سفر کو خوب صورتی دیتے ہیں۔ لیکن ان میں سے چند ہی ایسے ہیں جو مراعت یافتہ ہونے کے باوجود اپنی زندگی میں کچھ خاص نہیں کر پاتے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ کیا آپ کا تعلق بھی ایسے ہی کسی طبقے سے ہے؟ کیا آپ کو بھی ایسا ہی محسوس ہوتا ہے؟ اگر ہاں تو آپ کو اس مضمون کو آخر تک پڑھنا ہوگا۔

مراعت یافتہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ہم میں سے چند کے پاس مختلف وجوہات کے باعث دیگر کے مقابلے میں نمایاں برتریاں حاصل ہیں، لیکن ان وجوہات میں ہمارا کوئی دخل نہیں ہوتا، مثلاً ہم کون ہیں، ہماری جلد کا رنگ کیا ہے، ہم کہاں سے تعلق رکھتے ہیں، جب ہم بڑے ہو رہے تھے تب ہمارے پاس کس قسم کی مالی اور اخلاقی حیثیت حاصل تھی۔ ہم کس مذہب کی پیروی کرتے ہیں، یا چند مخصوص نومولود جن کی وجہ سے ہماری زندگیاں بہتری کی جانب مائل ہوئیں، ان چھوٹے چھوٹے امتیازی فرق پر لوگوں کی نظر ہی نہیں جاتی۔

اس بات کو سمجھنے کے لیے آپ مراعت اور جبر کو ایک دوسرے کا متضاد تصور کرتے ہوئے جائزہ لیجیے۔ ایک شخص کو مراعات کی حامل سمجھنا جبر سہنا تو دور کی بات ہے، کتنا کافی آسان ہے، کیونکہ اکثر و بیشتر ہمارا ذہن متصادم زاویے سے زیادہ تر اب روپوں کی یاد تازہ کرنے کا عادی ہوتا ہے۔ یوں جبر کی روداد سنانے اور سمجھنے کے لیے لوگ ٹھنڈی کانوں کے ریکارڈ بجاتے ہیں، جبکہ مراعت کی بات کرنے پر ہمارے ذہن میں ایک ایسا شخص آتا ہے جو ہر قسم کی مشکلات سے مبرا ہو۔ مراعت یافتہ ہونے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ آپ کی زندگی میں کوئی مشکل نہیں آئی ہوگی، یا آپ کو کوئی دکھ نہیں ملا ہوگا، یا آپ کو کوئی جدوجہد نہیں کرنی پڑی ہوگی۔ یہ کہنا تو غلط ہوگا کہ خوب صورتی ان پر ختم ہو جاتی ہے، لیکن ان میں سے چند ہی ایسے ہیں جو مراعت یافتہ ہونے کے باوجود اپنی زندگی میں کچھ خاص نہیں کر پاتے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ کیا آپ کا تعلق بھی ایسے ہی کسی طبقے سے ہے؟ کیا آپ کو بھی ایسا ہی محسوس ہوتا ہے؟ اگر ہاں تو آپ کو اس مضمون کو آخر تک پڑھنا ہوگا۔

میری بیگم کے ساتھ یہ ہوا تو خیال آیا



میاں بیٹھیر

میری بیگم کا ایک ڈرائیونگ سیشن اس اسکول میں ہوا تھا جہاں سے میں نے اپنی ابتدائی تعلیم حاصل کی تھی۔ سو خوشی خوشی انہیں وہاں بھیجنے کا کیا۔ چلو ذرا گزرے قصبے دوری یادیں تازہ ہو جائیں گی۔ پھر یہ بھی کہ بیگم صاحبہ نے گیٹ کے اندر کی جانب بیٹھے سکیورٹی والوں سے اتنا ری وغیرہ کرا کر ہاتھ سے "ٹوسے" کا اشارہ کرتے مجھے واپس جانے کا کہا۔

میں اس تمام روداد کے میں مشاہدہ کر رہا تھا کہ انہی سکیورٹی والوں کے پاس جو بڑی عمر کے استاد کا کوئلہ کھڑا ہوا تھا سینک رہا تھا، اس کی نظریں میری بیگم کی گاڑی کے پرخچے اس اور اس کے بائیں تک جانے کی چال پر مستقل جمی تھیں۔ ان ہی میں میرے ایک عزیز کے کچھ بھی شامل تھے جو اب بزرگی کے قریب ہی تھے۔ کبھی ذہن میں خیال آیا کہ کیا ان سب کا ایسا کرنا فطری ہوتا ہے؟ ایسے خواتین پر مستقل نظریں جمائے رکھنا، کیا دیکھتے رہنا کیا ہمارے ہی ہوتی؟ کیا خواتین ان سب کو ڈانٹ نہیں پیتیں؟ کیا یہ سب، رویں کی باتیں ہیں؟ کوئی فرق نہیں پڑتا، کہ صرف دیکھا ہی تو جاتا ہے؟

ایک بات کہیں کہ میری وائف ساتھ ہوتا ہو تو ہی مجھے خیال آتا ہے۔ ہاں ویسے بھی کہ جب اپنی ماں، بہنوں، بیٹی یا کسی بھی کے ساتھ ایسا ہوتے محسوس ہوتا ہے۔ مگر سچ کہیں تو کبھی کسی غیر خاتون کے بارے میں یہ خیال نہیں آیا۔ کیا یہ اسٹاد یا کوئیک ہے اسے کیا کرنے کو کہیں کہ بھئی؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ کیا چند لمحوں کو تو بھی اس کی طرف نہیں دیکھنا ہے؟ بہن بھائی کی بھی کسی کو فکر ہوتی ہے؟ مطلب کس کا کیا یہ سب نارمل ہوتا ہے؟ فطری ہوتا ہے؟ کیا ہم اس پر تو جہیں کر سکتے؟

اچھا خیر چھوڑیے، اب یہ بات ہی بات ہو گئی۔ کبھی تو سمجھ میں آئی جائے گا۔ بھی تو ہم موجود کو پالی میں گے۔ کبھی تو سمجھ آئے گا کہ ہم مردوں کی موجودگی اور ہماری نظروں سے خواتین خود کو کتنا محفوظ محسوس کریں گی۔ کبھی تو کوئی حل نکلے گا۔

آپ کو لگے تو مجھے بھی بتائیے گا، بھی میں ذرا اپنے بارے میں اپنے دوست کے پیچھے کا پوزیٹو تاثر ہوگا۔ اس کی کچھ آتی تھی اور نکلے باہر استقبالیہ پر موجود تھی۔ آج میں دیکھوں تو سہی کہ بھائی تھی بھی کیسی ہے؟

جس دیس سے ماؤں بہنوں کو

فیض احمد فیض

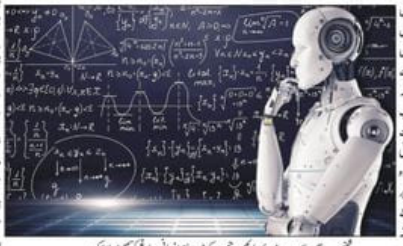
جس دیس سے ماؤں بہنوں کو
اغیار اٹھا کر لے جائیں
جس دیس کے قاتل غنڈوں کو
اشراف چھڑا کر لے جائیں
جس دیس کی گلیوں میں غربت
انسان کی قسمت لکھتی ہو
جس دیس کا منشی درباروں کی
خاطر سچ کو جھوٹ لکھے
جس دیس کے چپے چپے پر
پولیس کے ناکے ہوتے ہوں
جس دیس کے مندر مسجد میں
ہر روز خدا بکتے ہوں
جس دیس میں جان کے رکھوالے
خود جانیں لیں معصوموں کی
جس دیس میں عام غلام ہوں
سسکی نہ سنیں جلادوں کی
جس دیس کے عادل بہرے ہوں
آہیں نہ سنیں معصوموں کی
جس دیس کی گلیوں کوچوں میں
ہر سمت فحاشی پھیلی ہو
جس دیس میں بات خدا کی
پابند نہ ہو فحاشی کی
جس دیس میں آٹے چینی کا
بحران فلک تک جا پہنچے
جس دیس میں بجلی پانی کا
اقدان خلق تک جا پہنچے
جس دیس کے ہر چوراہے پر
دو چار بھکاری پھرتے ہوں
جس دیس میں روز جہازوں سے
امدادی تھیلے گرتے ہوں
جس دیس میں غربت باسوں سے
بچے نیلام کرتی ہو
جس دیس میں دولت شرفا سے
ناجائز کام کرتی ہو
جس دیس کے عہدیداروں سے
عہدے نہ سنبھالے جاتے ہوں
جس دیس کے سادہ لوح انسان
جعلی پوپی ٹالے جاتے ہوں
جس دیس کے ہر اک لیڈر پر
سوال اٹھانا واجب ہے
اس دیس کے ہر اک حاکم کو
سولی پہ چڑھانا واجب ہے

مصنوعی ذہانت انسانی تاریخ کا بڑا انقلاب

لیاقت علی جتوئی

مصنوعی ذہانت یعنی آرٹیفیشل انٹیلی جنس کمپیوٹر سائنس کا ایک ایسا فیلڈ ہے، جس میں ذہانت (یا فہم) رکھنے اور کی صلاحیت کو اپنانے سے متعلق بات کی جاتی ہے۔ مشینلز کی پیش گوئی کے حوالے سے شہرت رکھنے والے ڈاکٹر رے کرزویل کے مطابق 2045 تک دنیا ایک ایسے مرحلے میں داخل ہو جائے گی، جب مشینیں عقل اور جدت طرازی میں انسانوں سے زیادہ ذہین ہو جائیں گی۔ کرزویل وہ مستقبل بین ہیں، جن کی ماضی میں کی گئی 86 فی صد پیش گوئیاں درست ثابت ہوئی ہیں۔ کرزویل کہتے ہیں کہ مصنوعی ذہانت ہمارے دماغ کو الیکٹرانک سرکٹ سے مشک کر دے گی، جو جسمانی خلیوں کے مقابلے میں بہت بہتر ہوں گے۔ 2030ء کی دہائی تک ہم انسانی دماغ اور شعور کو الیکٹرانک میڈیم سے منتقل کرنے کے بھی قابل ہو جائیں گے۔

بنیادی طور پر آرٹیفیشل انٹیلی جنس یا "مے آئی" انسانی دماغ کو اپنے پاس کر کے اس سے کئی گنا زیادہ دوسچنے، سمجھنے اور پرسیس کر نکالنے والی مشین کی تیاری کی سائنس ہے۔ نصف صدی کے اس سفر میں تیز تر تحقیق کا یہ عالم ہے کہ آج انسان مصنوعی انسانی دماغ کا موجد یعنی 'ٹیکنالوجی' معروف برطانوی مفکر اور سائنسدان اسٹیفن ہاکنگ نے ضرورت اس بات کی ہے کہ مصنوعی ذہانت کو انسانیت کے لیے خطرہ قرار دیا تھا۔ ایسے گارڈ کے طور پر ترقی پائے نا کہ اسے انسانی دماغ اور ذہانت کو مات دینے کے لیے استعمال کیا جائے۔



کی تخلیق کے مصنفے کا آغاز کر چکا ہے۔

مصنوعی ذہانت، سائنس اور ٹیکنالوجی کو ہم عروج کی پہنچانے کی ایک انسانی کاوش ہے۔ اے آئی انٹیلی جنس کا نام دینے والے سائنس دان جان میک کارتھی نے اسے ایسی مشین بنانے کی سائنس قرار دیا تھا، جو ذہانت رکھتی ہو۔

اسے عزیزے آگے بڑھاتے ہوئے اسٹورٹ رسل اور پیٹر نورووگ نے اس پر اپنی کتاب میں مشینوں کی جگہ عقل دھند 'انٹیلی جنٹ ایجنٹس' کی اصطلاح استعمال کی، یعنی ایسے مشین جو پوری طرح اپنے ماحول کو سمجھنے اور پرکھنے کی صلاحیت کے حامل ہوں تاکہ ماحول اثرخود ان سے برتاؤ کر سکے، جس سے اصرف انسان کے کام کرنے کی رفتار بڑھ جائے گی بلکہ آخری صحافت درست نتیجے کا حصول بھی ممکن ہو جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ مصنوعی ذہانت کو انسانی تاریخ کا دوسرا بڑا انقلاب اور سنگ میل قرار دیا جاتا ہے۔ مصنوعی ذہانت کی ٹیکنالوجی کو سمجھنے کے لیے چار بنیادی مکاتب فکر سے واقفیت ضروری ہے۔ پہلے مکتب فکر کے روح رواں رسل، نورووگ اور جان ہاگلینڈ رہیں، جن کے مطابق انسان کے حسب اوصال ماحول میں ہر ایسے سسٹم کو، جو اپنے ماحول کو سمجھنے اور اس کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی صلاحیت رکھتا ہو، ذہین کہا جا سکتا ہے۔ اس کی ایک مثال روبوٹس ہیں، جو ٹیکنالوجی کی مدد سے اپنے ماحول کو سمجھ کر اس کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال لیتے ہیں۔ دوسرے مکتب فکر کے ماننے والے ذہانت کو انسانی دماغ کی صلاحیتوں سے جوڑتے ہیں۔ ان کے مطابق ذہانت کا مطلب انسان کی طرح سوچنے اور سمجھنے کی قدرت رکھنی ہوں۔

دوسرے مکتب فکر کا ماننا ہے کہ مصنوعی ذہانت کے ذریعے مشینوں کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ نا صرف پوری طرح اپنے ماحول کو سمجھتے ہوئے روبوٹ دے سکے بلکہ ریشنلز میں انسان کے حسب اوصال ماحول میں انسانوں کی طرح سوچ سکیں اور سمجھ سکیں۔ تیسرے مکتب فکر کا تعلق انسانی دماغ کو تسخیر کرنے کی صلاحیت سے ہے، یعنی ایسے مشینوں کو بنایا جائے، جس کی ایک تازہ مثال روبوٹس ہیں، جو ٹیکنالوجی کی مدد سے انسانی دماغ کی طرح سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ کمپیوٹر سائنس، تصاویر اور ویڈیوز کے ذریعے انسانی دماغ کی طرح سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت رکھنے والے مشینوں کو بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ چوتھے مکاتب فکر کا تعلق انسانی دماغ کی صلاحیت سے ہے، جس کے مطابق انسانی دماغ کی طرح سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت رکھنے والے مشینوں کو بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس کی ایک مثال انٹرنیٹ پر سرچ انجن ہیں۔ بنیادی طور پر، سرچ انجن ایسے سسٹم ہیں، جو انسانی دماغ کی طرح سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس کی ایک مثال ڈیپ بلیو ہے، جو ایک شطرنج کھیلنے والا کمپیوٹر سسٹم ہے۔ ڈیپ بلیو نے 1997ء میں شطرنج کے عالمی چیمپئن گیری کاسپاروف کو شکست دی تھی۔ یہ پہلا موقع تھا، جب کسی کمپیوٹر نے کسی انسان کو شطرنج میں شکست دی تھی۔

مصنوعی ذہانت کے تیسرے مکتب فکر کا تعلق انسانی دماغ کی نقل سے ہے، یعنی ایسے مشینوں کو بنایا جائے، جو انسانی دماغ کی طرح سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ اس کی ایک مثال نیورل نیٹ ورکس ہیں، جو انسانی دماغ کے نیورانز کی طرح کام کرتے ہیں۔ نیورل نیٹ ورکس کو مختلف قسم کے ڈیٹا پر تربیت دی جاتی ہے، جس کے بعد وہ اس ڈیٹا کے بارے میں پیش گوئی کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر، نیورل نیٹ ورکس کو تصاویر کے ڈیٹا پر تربیت دی جا سکتی ہے، جس کے بعد وہ تصاویر میں موجود اشیاء کو پہچان سکتے ہیں۔ چوتھے مکتب فکر کا تعلق انسانی دماغ کی نقل سے ہے، یعنی ایسے مشینوں کو بنایا جائے، جو انسانی دماغ کی طرح سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ اس کی ایک مثال ہیومن برین پروجیکٹ ہے، جس کا مقصد انسانی دماغ کی مکمل نقل بنانا ہے۔ اس پروجیکٹ کے تحت سائنس دان انسانی دماغ کے نیورانز کی نقل بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

مصنوعی ذہانت کی ٹیکنالوجی کو سمجھنے کے لیے اس کے مختلف اجزاء کو سمجھنا ضروری ہے۔ ان اجزاء میں ڈیٹا، الگورتھم، مشین لرننگ اور نیورل نیٹ ورکس شامل ہیں۔ ڈیٹا مصنوعی ذہانت کا بنیادی جزو ہے۔ ڈیٹا کے بغیر مصنوعی ذہانت کام نہیں کر سکتی۔ ڈیٹا کو مختلف ذرائع سے اکٹھا کیا جا سکتا ہے، جیسے کہ سینسرز، کیمرے اور انٹرنیٹ۔ الگورتھم وہ پروگرام ہیں، جو ڈیٹا کو پروسیس کرتے ہیں اور اس سے نتائج اخذ کرتے ہیں۔ مشین لرننگ ایک ایسا طریقہ ہے، جس کے ذریعے مشینوں کو بغیر کسی واضح پروگرامنگ کے سیکھنے کی صلاحیت دی جاتی ہے۔ نیورل نیٹ ورکس مشین لرننگ کا ایک اہم حصہ ہیں، جو انسانی دماغ کے نیورانز کی طرح کام کرتے ہیں۔

مصنوعی ذہانت کے فوائد بے شمار ہیں۔ یہ ہمیں پیچیدہ مسائل کو حل کرنے، کاموں کو خودکار بنانے اور نئی ایجادات کرنے میں مدد دے سکتی ہے۔ مثال کے طور پر، مصنوعی ذہانت کو طبی تشخیص، مالیاتی تجزیہ اور موسم کی پیش گوئی جیسے شعبوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مصنوعی ذہانت کے کچھ خطرات بھی ہیں، جن پر غور کرنا ضروری ہے۔ ان میں سے کچھ خطرات میں ملازمتوں کا خاتمہ، نجی معلومات کا غلط استعمال اور خودمختار ہتھیاروں کی ترقی شامل ہیں۔ مصنوعی ذہانت کے اخلاقی پہلوؤں پر بھی غور کرنا ضروری ہے، جیسے کہ یہ یقینی بنانا کہ مصنوعی ذہانت کو ذمہ داری سے استعمال کیا جائے اور یہ کہ یہ انسانی اقدار کے مطابق ہو۔

مصنوعی ذہانت کا مستقبل بہت روشن ہے۔ جیسے جیسے ٹیکنالوجی ترقی کرتی جائے گی، ویسے ویسے ہم مصنوعی ذہانت کے مزید حیرت انگیز استعمال دیکھنے کی توقع کر سکتے ہیں۔ مصنوعی ذہانت میں ہماری زندگی کے تقریباً ہر پہلو کو تبدیل کرنے کی صلاحیت ہے، جس میں ہم کام کرتے ہیں، سیکھتے ہیں اور تفریح کرتے ہیں۔ مصنوعی ذہانت کے کچھ ممکنہ فوائد میں بہتر صحت کی دیکھ بھال، زیادہ موثر نقل و حمل اور زیادہ پائیدار توانائی کے ذرائع شامل ہیں۔ مصنوعی ذہانت کے کچھ ممکنہ خطرات میں ملازمتوں کا خاتمہ، نجی معلومات کا غلط استعمال اور خودمختار ہتھیاروں کی ترقی شامل ہیں۔ مصنوعی ذہانت کے اخلاقی پہلوؤں پر بھی غور کرنا ضروری ہے، جیسے کہ یہ یقینی بنانا کہ مصنوعی ذہانت کو ذمہ داری سے استعمال کیا جائے اور یہ کہ یہ انسانی اقدار کے مطابق ہو۔

مصنوعی ذہانت کا مستقبل بہت روشن ہے۔ جیسے جیسے ٹیکنالوجی ترقی کرتی جائے گی، ویسے ویسے ہم مصنوعی ذہانت کے مزید حیرت انگیز استعمال دیکھنے کی توقع کر سکتے ہیں۔ مصنوعی ذہانت میں ہماری زندگی کے تقریباً ہر پہلو کو تبدیل کرنے کی صلاحیت ہے، جس میں ہم کام کرتے ہیں، سیکھتے ہیں اور تفریح کرتے ہیں۔ مصنوعی ذہانت کے کچھ ممکنہ فوائد میں بہتر صحت کی دیکھ بھال، زیادہ موثر نقل و حمل اور زیادہ پائیدار توانائی کے ذرائع شامل ہیں۔ مصنوعی ذہانت کے کچھ ممکنہ خطرات میں ملازمتوں کا خاتمہ، نجی معلومات کا غلط استعمال اور خودمختار ہتھیاروں کی ترقی شامل ہیں۔ مصنوعی ذہانت کے اخلاقی پہلوؤں پر بھی غور کرنا ضروری ہے، جیسے کہ یہ یقینی بنانا کہ مصنوعی ذہانت کو ذمہ داری سے استعمال کیا جائے اور یہ کہ یہ انسانی اقدار کے مطابق ہو۔

غزل



خود نمائی کا حال مت پوچھو
اُن کے خواب و خیال مت پوچھو
خود پلاتے ہیں، پھر گراتے ہیں
ناز نینوں کی چال مت پوچھو
خود فریبی ہی خود فریبی ہے
عشق و مستی کے جال مت پوچھو
کچھ تو پردہ رہے معاصی کا
ہر گنہ کا وبال مت پوچھو
گفت و انداز کی نمایش کہ وہ
نازشِ بے مثال مت پوچھو

ابوالکلام ساحرؔ

جوش ملیح آبادی



ایک ہی وقت میں شاعرِ انقلاب اور شاعرِ شباب کے طور پر متقبول ہونے والے جوش ملیح آبادی (1894ء-1982ء) کا شمار اردو کے ان شعرا میں ہوتا ہے جنھوں نے اپنے بارے میں خود بہت کچھ لکھا اور اس قدر متنازع کہ ہر قول مشتقل تحریر ہے۔ ان کی زندگی ہی میں ان کے خلاف ایک ادبی رسالے کا خصوصی نمبر شائع ہوا تھا جس میں درجنوں معاصرین نے جوش کے اس تصور پر اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا کہ انھیں 'شاعرِ انقلاب' کہا جاتا ہے۔ جوش کی شاعری میں ان کے ہم عصروں کو جاسد یا کمزور کہنے والے ناقدین نے بھی جوش کی شاعری کے تمام تر محاسن کے باوجود انھیں 'شاعرِ انقلاب' ماننے سے انکار کیا تھا۔ ان کے نزدیک جوش کا شمار ان شاعروں میں ہوتا ہے جنھوں نے اپنی شاعرانہ انا کو اپنے فن پر حاوی کر لیا تھا۔ جوش کی شاعری کو تین حصوں میں تقسیم کر کے دیکھا جائے، تو پہلا حصہ آزادی، حسن پرستی اور انسان دوستی کا ہے جس طرح مظاہرِ فطرت کے حسن کو انھوں نے اپنی شاعرانہ آنکھ سے دیکھا اور جس طرح فطرت کی خوبیوں کو اپنی شاعری کا حصہ بنایا، وہ ان کی شاعری کا ایک اہم پہلو ہے۔ جوش کی شاعری کا دوسرا حصہ انقلاب اور شباب کے مضامین پر مشتمل ہے۔ یہ حصہ بھی بہت اہم ہے اور اس میں جوش کی شاعری کا عروج نظر آتا ہے۔ جوش کی شاعری کا تیسرا حصہ رومانی مضامین پر مشتمل ہے۔ اس حصے میں جوش کی شاعری کا وہ رنگ نظر آتا ہے جس کے لیے وہ مشہور ہیں۔ اس حصے میں جوش کی شاعری کا وہ رنگ نظر آتا ہے جس کے لیے وہ مشہور ہیں۔

جوش کی شاعری کے تین حصوں میں تقسیم کر کے دیکھا جائے، تو پہلا حصہ آزادی، حسن پرستی اور انسان دوستی کا ہے جس طرح مظاہرِ فطرت کے حسن کو انھوں نے اپنی شاعرانہ آنکھ سے دیکھا اور جس طرح فطرت کی خوبیوں کو اپنی شاعری کا حصہ بنایا، وہ ان کی شاعری کا ایک اہم پہلو ہے۔ جوش کی شاعری کا دوسرا حصہ انقلاب اور شباب کے مضامین پر مشتمل ہے۔ یہ حصہ بھی بہت اہم ہے اور اس میں جوش کی شاعری کا عروج نظر آتا ہے۔ جوش کی شاعری کا تیسرا حصہ رومانی مضامین پر مشتمل ہے۔ اس حصے میں جوش کی شاعری کا وہ رنگ نظر آتا ہے جس کے لیے وہ مشہور ہیں۔

جوش کی شاعری کے تین حصوں میں تقسیم کر کے دیکھا جائے، تو پہلا حصہ آزادی، حسن پرستی اور انسان دوستی کا ہے جس طرح مظاہرِ فطرت کے حسن کو انھوں نے اپنی شاعرانہ آنکھ سے دیکھا اور جس طرح فطرت کی خوبیوں کو اپنی شاعری کا حصہ بنایا، وہ ان کی شاعری کا ایک اہم پہلو ہے۔ جوش کی شاعری کا دوسرا حصہ انقلاب اور شباب کے مضامین پر مشتمل ہے۔ یہ حصہ بھی بہت اہم ہے اور اس میں جوش کی شاعری کا عروج نظر آتا ہے۔ جوش کی شاعری کا تیسرا حصہ رومانی مضامین پر مشتمل ہے۔ اس حصے میں جوش کی شاعری کا وہ رنگ نظر آتا ہے جس کے لیے وہ مشہور ہیں۔

کیا نماز کے بعد دعا میں ہاتھ اُٹھانا لازمی ہے؟

مولانا ذاکر عبدالرزاق اسکندر

سوال: نیز ہمیں معلوم ہے کہ دعا کرنی چاہیے اور نماز کے بعد خاص طور پر کرنی چاہیے، اسی طرح دعا کریں تو ہاتھ اٹھا کر کریں، یہ بھی جانتے ہیں، مگر کیا فرماتے ہیں بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کا ثبوت حدیث سے ہے۔ اس حوالے سے راہنمائی فرمائیں۔ المرسل: محمد اللہ طریقی رحمہ اللہ نے حضرت مہمل اللہ بن زبیرؓ سے روایت ذکر کی ہے کہ محمد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہی ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہا تھا، جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب تک نماز سے فارغ نہ ہو جاتے اس وقت تک (دعا کے لیے) ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے (لہٰذا تم بھی ایسا ہی کرو) (الآحاد والمثانی 3/ 129، رقم: 1524) اس مسئلے میں اور بھی روایتیں ہیں، جن کا تذکرہ تفصیل چاہتا ہے۔



نماز میں سورتوں کی ترتیب

سوال: فرض نماز میں سورتوں کو کس ترتیب سے پڑھنا چاہیے؟ دو مرتبہ کہ کیا امام سب سورۃ فاتحہ پڑھے یا ہر نماز میں صرف ایک سورۃ فرق کرتا ہے۔ ان کے تو آج فضول فضولی ذمہ داری زندگی کا حصہ بنتی جا رہی ہے۔ آج ہر شخص اس نفسیاتی دباؤ میں زندگی گزار رہا ہے کہ مکمل کو پوری طرح سمجھنا اب تک ممکن نہیں ہو سکا۔ گوگل سرچ، آئی فی ایم واٹس، جدید جنگی ہتھیاروں کی دوڑ، صنعتوں، معاشیات، دستی میڈیا یا فرغض یہ کہ اب ہر جگہ مصنوعی ذہانت کا سکہ چلتا نظر آتا ہے۔ گزشتہ 50 برس میں جو ایجادات اور تخلیقی مواد سامنے آیا ہے، وہ ایک حد تک "گزشتہ یا حصہ دو ذہانت" کا حصہ تھا، جیسے کہ چپڑو چلانا یا انٹرنیٹ سرچ انجن، جن کے ذریعے ہم انتہائی کم وقت میں اپنے کام کو بہتر طریقے سے سرانجام دینے کے قابل ہو گئے ہیں۔

متخصص کے لیے یہ مصنوعی ذہانت کی کم ترین سطح ہے کیونکہ اس کا اصل پروگرامنگ ٹیکنالوجی کو اس حد تک لے کر جا تا ہے کہ مشین انسان کے آپریٹ کیے بغیر از خود کام سر انجام دینے کی صلاحیت کی حامل ہو، جس کی ایک مثال ہیومنائڈ یا انسان نما روبوٹس ہیں، جن پر 1995ء سے کام کیا جا رہا ہے اور اب تک ایسے انسانوں کی تعداد میں روبوٹس متعارف کروائے جا چکے ہیں، جو مشینوں کو کنٹرول کرنے کے ساتھ ساتھ کسی بھی انہونی کیفیت، رونما ہونے والی خرابی اور ہنگامی صورتحال سے مؤثر طریقے سے نمٹ سکتے ہیں۔ اس کا ایک عملی پہلو یہ ہے کہ ہماری زندگی میں مصنوعی ذہانت کا تیزی سے بڑھتا ہوا اثر و رسوخ انسان کی اہمیت کو گھٹا کر مشین کو اس کے متبادل کے طور پر پیش کر رہا ہے۔ لوگ ٹیکنالوجی کو اپنانا اور اختیار کرنا اپنی ذاتی ضد اور صفات پر اظہار تشکر کرتے جا رہے ہیں۔ معروف برطانوی مفکر اور سائنسدان اسٹیفن ہاکنگ نے مصنوعی ذہانت کو انسانیت کے لیے خطرہ قرار دیا تھا۔ ایسے میں ضرورت اس بات کی ہے کہ مصنوعی ذہانت کی ٹیکنالوجی کو اس طرح ترقی دی جائے کہ وہ انسانیت کی صحیح خدمت گار کے طور پر ترقی پائے نا کہ اسے انسانی ذہانت کو مات دینے کے لیے استعمال کیا جائے۔

'سادگی' پُرسکون زندگی کی ضمانت



شیریں نورین

سادگی وہ پیمانہ ہے جو کسی تعمیر و ترقی میں مضبوطی کو برداراد کرتا ہے۔ یہ زندگی کے ہر شعبے میں راحت و سکون کا باعث بنتی ہے۔ اگر خوراک، پوشاک، سامان زندگی، رہن سہن و ہر معاشرے یہ اختیار کی جائے تو زندگی آسان ہو جاتی ہے۔ اس سے انسان کو بے جا تکلفات سے بچایا جا سکتا ہے۔ سادہ زندگی گزارنے میں راحت ہی راحت ہے۔ سادگی اسلامی تہذیب کا جوہر ہے۔ انسانی ضروریات کو جتنا کم کیا جائے اتنا ہی اطمینان و سکون حاصل ہوتا ہے۔ انسانی ضروریات جس قدر لامحدود ہوتی جاتی ہیں کہ انہیں پورا کرتا انسانیت کے بس سے باہر ہو جاتا ہے۔ لیکن خود پر جبر کرتے ہوئے ان میں صرف ضروری حاجات پوری کرنا اور باقی کو ترک کر دینا درامل زندگی ہے۔

دورِ حاضر کا المیہ یہ ہے کہ ہر شخص اپنے سماج اور دین کی سادگی کو بھلا کر تکلفات و بناوٹ والی زندگی اپنا رہا ہے۔ ہر شخص دوسرے سے آگے بڑھنے کی دوڑ میں شامل ہے۔ ہر شخص اپنے آپ کو دوسروں سے برتر ثابت کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔ ہر شخص اپنے آپ کو دوسروں سے برتر ثابت کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔ ہر شخص اپنے آپ کو دوسروں سے برتر ثابت کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے۔

سادگی کا مطلب یہ نہیں کہ ہم اپنی زندگی کو بے رنگ و بو بنا لیں، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنی زندگی کو ایسے طریقے سے گزاریں جس میں ہمیں کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔ ہم اپنی زندگی کو ایسے طریقے سے گزاریں جس میں ہمیں کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔ ہم اپنی زندگی کو ایسے طریقے سے گزاریں جس میں ہمیں کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔

سادگی کے فوائد بے شمار ہیں۔ یہ ہمیں ذہنی سکون، جسمانی صحت اور روحانی ترقی فراہم کرتی ہے۔ سادگی ہمیں اپنی اصل پہچان سے روشناس کراتی ہے۔ یہ ہمیں اپنی کمزوریوں اور خوبیوں کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔ یہ ہمیں اپنی زندگی کے مقصد کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے۔ سادگی ہمیں اپنی زندگی کے ہر لمحے کو بھرپور طریقے سے گزارنے کا موقع دیتی ہے۔

سادگی کو اپنانے کے لیے ہمیں اپنی زندگی کے ہر شعبے میں سادگی کو اپنانا ہوگا۔ ہمیں اپنی خوراک، لباس، رہن سہن، گفتگو، سوچ اور رویے میں سادگی کو اپنانا ہوگا۔ ہمیں اپنی زندگی کے ہر لمحے کو بھرپور طریقے سے گزارنا ہوگا۔ ہمیں اپنی زندگی کے ہر لمحے کو بھرپور طریقے سے گزارنا ہوگا۔

سادگی کو اپنانے کے لیے ہمیں اپنی زندگی کے ہر شعبے میں سادگی کو اپنانا ہوگا۔ ہمیں اپنی خوراک، لباس، رہن سہن، گفتگو، سوچ اور رویے میں سادگی کو اپنانا ہوگا۔ ہمیں اپنی زندگی کے ہر لمحے کو بھرپور طریقے سے گزارنا ہوگا۔ ہمیں اپنی زندگی کے ہر لمحے کو بھرپور طریقے سے گزارنا ہوگا۔

سادگی کو اپنانے کے لیے ہمیں اپنی زندگی کے ہر شعبے میں سادگی کو اپنانا ہوگا۔ ہمیں اپنی خوراک، لباس، رہن سہن، گفتگو، سوچ اور رویے میں سادگی کو اپنانا ہوگا۔ ہمیں اپنی زندگی کے ہر لمحے کو بھرپور طریقے سے گزارنا ہوگا۔ ہمیں اپنی زندگی کے ہر لمحے کو بھرپور طریقے سے گزارنا ہوگا۔

ذہین افراد میں پائی جانے والی خصوصیات



فاروق احمد انصاری

ہر دور کی چند ایسی خصوصیات ہوتی ہیں، جو اس دور کے ذہین افراد میں پائی جاتی ہیں۔ ایک بچے کی شخصیت کا وہ ان چند خاص جہتوں میں سے ایک ہے جو بچے کو اپنے ہم عمر بچوں سے الگ کرتی ہیں اور سیکھنے کی صلاحیت و جستجو کو متاثر کرتا ہے۔ یہ وہ ماحول بھی ہوتا ہے، جس میں وہ پروان چڑھتا ہے۔ ایسے میں والدین کے لیے یہ بات انتہائی اہم ہو جاتی ہے کہ وہ نہ صرف اپنے بچوں کی پرورش پر خصوصی توجہ دیں بلکہ ایسا مجموعی طور پر ایسا ماحول فراہم کریں، جو انہیں مثبت سوچ اور ذہنی ترقی کے مواقع فراہم کرے۔

ایک اور ضروری بات جو دھیان میں رکھنی چاہیے، وہ یہ کہ ظاہری طور پر بھی لوگ زیادہ تر ذہین ہوتے ہیں۔ ذہین افراد کی کچھ نشانیاں ہوتی ہیں، جن کی بنیاد پر ہم ان دیگر سے الگ کیا جا سکتا ہے۔ کئی سال کی سائنسی تحقیق کے بعد ماہرین نے ذہین افراد میں ان خصوصیات کی نشاندہی کی ہے۔

غیر متزلزل ارادہ

صنف نازل پر انسانی ذہن کا ارتقاز ہے۔ اگر کوئی شخص سالہا سال پالیے عرصے تک اپنی توجہ ایک ہی کام پر مبذول رکھ کر اس کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر دم نہ لے تو بالشبہ وہ غیر معمولی ذہنی صلاحیتوں کا حامل ہے۔ ایسے افراد دنیاوی باتوں کو اہمیت دینے کے بجائے اپنی توجہ جزیات پر مرکوز رکھتے ہوئے کم سے کم وقت میں اپنا مقصد با سہولت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سونے جاگنے کے معمولات

یہ ایک حقیقت ہے کہ جو بچے زیادہ ذہین ہوتے ہیں، وہ دوسرے بچوں کی نسبت زیادہ سوتے ہیں بلکہ ان کے سونے جاگنے کے اوقات بھی ان سے مختلف ہوتے ہیں۔ ذہین افراد دیر تک سے رات کو دیر سے سونے اور صبح دیر سے اٹھنے کے عادی ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے اکثر اوقات وہ تاخیر وقت میں پہنچنے کے باعث دفاتر، اسکول، یونیورسٹی یا دفتر پہنچتے ہیں۔

علی قابلیت پہ ناز نہ کرنا

ذہین افراد کو سیکھنے کا بہت شوق ہوتا ہے۔ چاہے کام کے شعبہ جات ہوں یا دلچسپی کے، یہ ہمیشہ نئی چیزیں سیکھنے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ ان کی یہ خصوصیت انہیں دوسروں سے ممتاز بناتی ہے۔ ذہین افراد کی ایک اور خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی علمی قابلیت پر ناز نہیں کرتے۔ در حقیقت وہ معاشرتی طرز اور زمرہ پر رکھتے ہیں۔

ہزاروں افراد پر نفسیاتی تحقیق کا گچھا بتاتا ہے کہ وہ افراد جو اپنی تعلیمی کمیابی کے اہل نہ تسلیم کرتے ہیں بلکہ اس تسلسل کو جاری رکھتے ہوئے اپنے ماحول، دوستوں اور عزیز و اقارب میں مثبت تبدیلیاں لانے کے لیے سرگرم رہتے ہیں، وہ بلاشبہ غیر معمولی ذہین ہوتے ہیں۔

حصول علم کی جستجو

کچھ حاصل کرنے کی جستجو، ذہانت کی ایک واضح علامت ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق، انچین کی ذہانت اور تجربات کے ساتھ زندگی بتدریج بڑھتی جاتی ہے۔ مگر اس پر جستجوئی کی رفتار ان افراد میں تیز ترین دیکھی گئی ہے، جو لوگوں، چیزوں اور رویوں سے متعلق زیادہ تجسس کا مظاہرہ کرتی ہے۔

نئی چیزوں کو قبول کرنا

ذہین لوگ سیکھنے ذہن کے مالک ہوتے ہیں۔ وہ اپنے نظریات اور سوچ کو ایک حد تک پہنچا کر بند نہیں کرتے بلکہ ان میں مزید بہتری لانے اور وسعت دینے کے لیے زیادہ سے زیادہ سیکھنے کا سفر جاری رکھتے ہیں۔

خود سے پیار

ہر بچہ کو دیگر لوگوں کی طرح ان کی بھی سماجی زندگی اور دوستوں کا وسیع حلقہ ہوتا ہے مگر اکثر اوقات وہ اکثر یات میں شرکت کرنے سے صرف اس لیے گریز کرتے ہیں کہ ان کا موڈ نہیں ہوتا۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ غیر معمولی ذہانت کے حامل افراد صدر سے کے عادی ہوتے ہیں۔

خود پر یقین

ذہین افراد کا سیلف کنٹرول مثالی ہوتا ہے۔ چاہے کام کے شیڈول زار ہو؟ کے باعث تھکن ہو یا کسی کی جانب سے ان کے کام میں مداخلت و مزاحمت کی گئی ہو، وہ ہر طرح کی صورتحال میں خود پر پوری طرح قابو رکھتے ہوئے مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہر حال میں اُنھیں خود پر یقین ہوتا ہے۔

کینسر کے خطرات کم کرنے والی غذائیں

کینسر یا سرطان اب ماضی کی طرح لاعلاج مرض نہیں رہا مگر اس کا علاج بہت تکلیف دہ اور طویل ثابت ہوتا ہے تاہم کچھ غذائیں ایسی جنگ کے خلاف اہم ترین ہتھیار کا کام کرتی ہیں۔

ہر سال 4 فروری کو کینسر کے حوالے سے لوگوں کا شعور اجاگر کرنے کے لیے عالمی دن منایا جاتا ہے تاکہ ہر ایک اس مرض کے خلاف جدوجہد کرسکے جس کے اعداد و شمار میں سالانہ برسوں میں تشویشناک حد تک اضافہ ہوا۔

عالمی ادارہ صحت کے سالانہ اعداد و شمار کے مطابق ہر 5 میں سے ایک مرد اور ہر 6 میں سے ایک خاتون زندگی میں اس مرض کا شکار ہو رہی ہے، ایک طرح ہر 8 میں سے ایک مرد جبکہ ہر 11 میں سے ایک خاتون کینسر کے باعث ہلاک ہوتی ہے۔

دنیا بھر میں پھیپھڑوں اور بریسٹ کینسر کے کیسز سب سے زیادہ سامنے آتے ہیں جس کے بعد قولون کے کینسر کا نمبر آتا ہے، پتے، معدے اور جگر معدے کا سرطان ہے۔ 2019 میں ورلڈ کینسر اے کی رپورٹ آئی ایم ایپڈ آئی ہال نے جس کا مطلب کینسر کے مریض اپنی کہانی بیان کرنے کے ساتھ اس مرض کے خلاف لڑنے کے لیے اپنے عزم کا اظہار کریں، چاہے صورتحال کتنی ہی مشکل کیوں نہ ہو۔ کسی غذا کا تعلق اس کی صحت بخش فوائد کا بہترین ذریعہ ثابت ہوتا ہے اور مختلف رنگوں کی پھل و سبزیاں خصوص اقسام کے کینسر کے خلاف جنگ میں آپ کے بہترین اتحادی ثابت ہوتے ہیں۔



سرخ غذائیں

اس رنگ کے پھل و سبزیاں لیکوپین اور مادر رحم کے کینسر کے خلاف جنگ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں، ادارے تحقیق ہفتے میں چار بار اس سے زائد مرتبہ آدھا کپ ٹماٹروں کا استعمال کریں تو ان میں مادر رحم کے کینسر کا خطرہ 50 فیصد تک کم ہوجاتا ہے۔

اس کے علاوہ امریکا کے سرکاری ادارے فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن کی ایک تحقیق کے مطابق لیزاروں کے استعمال سے لیکوپین کے کینسر کا خطرہ کم ہوتا ہے جس کی وجہ اس سبزی میں پایا جانے والا اینٹی آکسائیڈنٹ اور انفیکشن کا موجود ہونا ہے۔

یہ جز ٹماٹروں کے علاوہ سرخ مرچ اور سرخ بیریوں میں بھی پایا جاتا ہے، ان بھرپور ان اشیا کا ایک مرتبہ استعمال اس اشیا کا ہفتے میں 3 مرتبہ استعمال اس حوالے سے فائدہ مند ہوتا ہے۔

زرد یا پیلی غذائیں

اس رنگ کی غذائیں معدے اور غذائی نالی کے کینسر سے بچانے کے لیے فائدہ مند ثابت ہوتی ہیں، ان کے علاوہ ان میں وٹامن سی کے بھی پایا جاتا ہے جو پاپیٹس کی روک تھام کے لیے فائدہ مند ثابت ہوتا ہے جو لیبلے کے کینسر کا خطرہ کم کردیتا ہے۔

ہفتے میں کم از کم ایک مرتبہ ان سبزیوں کا استعمال کینسر سے بچاؤ کے لیے فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

قدرتی رنگ کی غذائیں یہ ہارمونز معدے اور آنتوں کے کینسر سے تحفظ فراہم کرتی ہیں، مشروم، پسین، پیاز اور شیلٹ وغیرہ معدے کے کینسر کا خطرہ کم کردیتے ہیں، ان میں موجود مرکب جز ایسن ایک زبردست اینٹی آکسائیڈنٹ ہوتا ہے جو اس کینسر سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔

اس طرح پیاز میں موجود پولی فینول نامی جز آنتوں کے کینسر کے خلیات کو بڑھنے سے روکتا ہے، جو خواتین باقاعدگی سے ان اشیا کا استعمال کرتی ہیں ان میں مادر رحم کے کینسر کا خطرہ بھی کم ہوتا ہے۔

مشروم وٹامن ڈی سے بھرپور ہوتے ہیں جو مادر رحم کے کینسر سے بچاتے ہیں، ہفتے میں اپنی خوراک میں کم از کم 2 مرتبہ ان اشیا کو شامل کرنا فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

سبز غذائیں

اس رنگ کی سبزیاں اور پھل بھرپور ہوتے ہیں جو رسولی کا سبب بننے والے خلیات کو کھٹنے سے روکتے ہیں، ان پھلوں کو ہفتے میں کم از کم 2 مرتبہ استعمال کرنا فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

سبز غذائیں

اس رنگ کی سبزیاں اور پھل بھرپور، ریشے اور مادر رحم کے کینسر سے بچاتے ہیں، ایسے شواہد ملے ہیں کہ اس رنگ کی سبزیاں خاص طور پر ہاتھوں والی کے استعمال سے پھیپھڑے، معدے، بریسٹ، مادر رحم اور قولون کینسر کا خطرہ کم ہوجاتا ہے۔

یہ سبزیاں ایسے اجزا سے بھرپور ہوتی ہیں جو کینسر کے پھیلاؤ سے تحفظ فراہم کرتے ہیں، ان کے علاوہ ان میں وٹامن کے بھی پایا جاتا ہے جو لیبلے کے کینسر کا خطرہ کم کردیتا ہے۔

ہفتے میں کم از کم ایک مرتبہ ان سبزیوں کا استعمال کینسر سے بچاؤ کے لیے فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

قدرتی رنگ کی غذائیں یہ ہارمونز معدے اور آنتوں کے کینسر سے تحفظ فراہم کرتی ہیں، مشروم، پسین، پیاز اور شیلٹ وغیرہ معدے کے کینسر کا خطرہ کم کردیتے ہیں، ان میں موجود مرکب جز ایسن ایک زبردست اینٹی آکسائیڈنٹ ہوتا ہے جو اس کینسر سے تحفظ فراہم کرتا ہے۔

اس طرح پیاز میں موجود پولی فینول نامی جز آنتوں کے کینسر کے خلیات کو بڑھنے سے روکتا ہے، جو خواتین باقاعدگی سے ان اشیا کا استعمال کرتی ہیں ان میں مادر رحم کے کینسر کا خطرہ بھی کم ہوتا ہے۔

مشروم وٹامن ڈی سے بھرپور ہوتے ہیں جو مادر رحم کے کینسر سے بچاتے ہیں، ہفتے میں اپنی خوراک میں کم از کم 2 مرتبہ ان اشیا کو شامل کرنا فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

یہ سبزیاں ایسے اجزا سے بھرپور ہوتی ہیں جو کینسر کے پھیلاؤ سے تحفظ فراہم کرتے ہیں، ان کے علاوہ ان میں وٹامن کے بھی پایا جاتا ہے جو لیبلے کے کینسر کا خطرہ کم کردی



سپورٹس صورت حال





کسی بھی عوامی مسئلہ کیلئے ''صورتحال'' کو ان نمبرات پر فون کریں:
0194-2477545, 9419069641

سری لنکا کو بڑی شکست دے کر ٹیم انڈیا نے ٹی-20 میں عالمی ریکارڈ قائم کیا



(مانیٹرنگ ڈیسک)

ایشیائی کھیلوں کے کرکٹ ٹورنامنٹ کے سبھی فائنل میں سری لنکا کو 124 رن سے شکست دینے کے ساتھ ہندوستانی ٹیم نے مردوں کے ٹی-20 بین الاقوامی کرکٹ میں 100 یا اس سے زیادہ رن کے فرق سے جیت کا عالمی ریکارڈ اپنے نام کرلیا۔ اس فرق سے یہ ہندوستان کی 11ویں جیت ہے۔ ہندوستان کی جیت میں ایشان کشن کی 80 رن کی ناٹ آوٹ اننگز کے بعد اکشر پٹیل، جسپریت بمراہ اور ابھیشیک شرما کی شاندار گیندبازی میں اہم کردار رہا۔ مشکل پچ پر ہندوستان کے 169 رن کے ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے سری لنکا کی پوری ٹیم 5.9 اوورز میں صرف 45 رن پر سمٹ گئی۔ ہندوستان کے نام تھا، جب اس نے احمد آباد میں 2026 ٹی-20 ورلڈ کپ کے فائنل میں نیوزی لینڈ کو 96 رن سے شکست دی تھی۔ سری لنکا کو 45 رن کا اسکور کسی ٹیسٹ کھیلنے والے ملک کے خلاف ٹی-20 بین الاقوامی میچ میں پوری ٹیم کے آوٹ ہونے کے بعد مشترکہ طور پر سب سے کم اسکور ہے۔ اس سے قبل ویسٹ انڈیز نے 2019 میں باسٹیئر میں انگلینڈ کے خلاف 45 رن بنائے تھے۔ سری لنکا کی اننگز میں پانچ بلے باز اپنا کھاتہ بھی نہیں کھول سکے۔ ایک اننگز میں سب سے زیادہ صفر پر آوٹ ہونے کے معاملے میں یہ مشترکہ طور پر دوسرا بڑا ہندسہ ہے۔ اس معاملے میں زمبابوے کے نام 2010 میں ویسٹ انڈیز کے خلاف چھ بلے بازوں کے صفر پر آوٹ ہونے کا ریکارڈ پہنچایا۔ سری لنکا کے لیے سامان آرا چیگے نے 2/28 اور قلارذہ رتناکیے نے 2/32 وکٹیں حاصل کیں۔ ہدف کا تعاقب کرنے اتری سری لنکن ٹیم وقفے وقفے سے وکٹیں گنواتی رہی۔ نوواینیدو فرنینڈو 15 رن کے ساتھ اس کی اننگز میں 10 سے زیادہ رن بنانے والے واحد بلے باز رہے۔ ہندوستان کی جانب سے اکشر پٹیل نے 3/8، جسپریت بمراہ نے 2/7، ابھیشیک شرما نے 2/2 اور واشنگٹن سندر نے 1/18 وکٹ لے کر سری لنکا کی اننگز 45 رن پر سمیٹ دی۔

4.اینٹی آکسیڈینٹ

کیورسٹین سیب میں پولی فینول کی ایک مخصوص قسم ہے۔ یہ اپنے اینٹی آکسیڈنٹ اثر کی وجہ سے مجموعی صحت سے متعلق کئی شعبوں میں مدد کرسکتا ہے۔ یہ آپ کی عمر کے ساتھ ساتھ جسم کو آکسیڈیٹو تناؤ کے نقصان سے لڑنے میں مدد فراہم کرسکتا ہے۔ یہ عام طور پر سوزش کے مسائل میں مدد کرسکتا ہے۔ فوڈز جرنل کے مطابق یہ خاص طور پر ازالہ کمر کی بیماری اور ذیابیطس سے لڑنے میں بھی مددگار ہے۔

5.کولیسٹرول کو کم کرنا

اپنی خوراک میں چینی سیب شامل کرنے سے آپ کے دل کی صحت میں نمایاں بہتری آسکتی ہے۔ امریکن جرنل آف کلینیکل نیوٹریشن میں شائع ہونے والی 2019 کی ایک تحقیق کے مطابق جو لوگ روزانہ دو سیب کھاتے ہیں ان کا کولیسٹرول قدرے بلند ہوتا ہے۔ ان کا خراب کولیسٹرول کم ہوجاتا ہے جس سے خون کی نالیوں کی چوڑائی بڑھ جاتی ہے۔

ہم آپ کیلئے ٹرافی نمبر 6 لائیں گے، روہت شرما نے ایم آئی کے مداحوں سے پختہ وعدہ کیا

(نیوز ڈیسک)

ممبئی انڈینز (ایم آئی) کے شائقین کے لیے ایک بار پھر امید کی کرن ابھری ہے! آئی پی ایل 2026 کے آغاز سے ٹھیک پہلے، ٹیم نے نیوورلڈ گراؤنڈ میں ایک شاندار بانڈنگ ایونٹ، ویل کم کی میزبانی کی، جہاں روہت شرما نے شائقین سے براہ راست دعدہ کیا، ہم اس بار آپ کو اپنی چوتھی ٹرافی لانے کی پوری کوشش کریں گے۔ روہت شرما اپنی بیٹی کے ساتھ تقریب میں شریک ہوئے جبکہ کپتان ہاردک پانڈیا اپنی گرل فرینڈ بابیکا شرما کے ساتھ آئے۔ جس میں ٹیم کے تمام کھلاڑیوں، کوچنگ سٹاف اور انتظامیہ نے شرکت کی۔ شائقین کو بھی خصوصی طور پر مدعو کیا گیا تھا جس سے بہت پرجوش ماحول ہوگیا۔ روہت نے اپنے شائقین سے کہا، پچھلے کچھ سال مشکل رہے، لیکن اب ہم واپسی کے لیے تیار ہیں۔ ہماری ہم آپ سب کے لیے ہماری پہلی ٹرافی جیتنے کی پرزور کوشش کرے گی۔ ایم آئی کا آئی پی ایل 2026 کا پہلا میچ 29 مارچ کو وانکھیڑے اسٹیڈیم میں کولکاتہ نائٹ رائیڈرز کے خلاف ہے۔ اس بار ٹیم کی طاقت ان کی مضبوط بیٹنگ لائن اپ سے ظاہر ہوتی ہے، جس میں روہت شرما، سوریہ کمار یادو، تلک ورما، ہاردک پانڈیا، کونٹن ڈی کوین اور کونٹن ڈی کوین جیسے مضبوط بلے باز شامل ہیں۔ ایم آئی نے پچھلے سیزن میں سود بھی کی۔ وہ 2024 میں آخری نمبر پر رہے، لیکن 2025 میں پلے آف میں پہنچے۔ اب، روہت کا وعدہ شائقین کو نئی امید دے رہا ہے۔ ایم آئی کے پاس پانچ آئی پی ایل ٹائٹل ہیں اور وہ چھٹا جیت کر سب سے کامیاب ٹیم بن سکتی ہے۔



انڈر 20 ویمنز ایشین کپ سے پہلے، ہندوستانی ٹیم کے کوچ کا پیغام: ہمیں ہر چیلنج کے لیے تیار رہنا چاہیے

(مانیٹرنگ)



تھائی لینڈ میں ہونے والے اس ایف سی انڈر 20 ویمنز ایشین کپ 2026 سے قبل، ہندوستانی انڈر 20 ٹیم اپنے پہلے میچ کے لیے کوچ 13 دن پہلے بنکاک پہنچی، جس سے انہیں وقت ملا۔ تاہم، یہ حالات کا توکتا سے زیادہ مختلف نہیں ہیں، جہاں ٹیم نے سویڈن سے واپسی کے بعد تربیت حاصل کی۔ آل انڈیا فٹبال فیڈریشن کے مطابق ہندوستان اہم حصہ سویڈن میں ایک ماہ طویل تربیتی کیمپ تھا، جس نے ٹیم کو نئے چیلنجوں سے روشناس کرایا۔ کوچ نے کہا کہ یہ کیمپ فٹ بال کے تقطیقی نظریے اتنی مفید تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس بہترین سہولیات اور مضبوط تربیتی سیشن تھے۔ جاپان اور آسٹریلیا جیسی مضبوط ٹیموں کے ساتھ گروپ ہونے کے باوجود ہندوستانی ٹیم پُراعتماد ہے۔ کوچ الیگزینڈرن نے کہا کہ ایک سخت گروپ میں ہے ایک ہے۔ جاپان اس کی پوزیشن کی بہترین ٹیموں میں سے ایک ہے، اور آسٹریلیا بھی بہت مضبوط ہے۔ ہمیں ان کا احترام کرنا ہوگا لیکن ڈرنا نہیں ہے۔ ہم اعتماد کے ساتھ کھیلنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا، سب سے پہلے، میں کھلاڑیوں سے مجھل لگن کی توقع رکھتا ہوں، ہمیں ہر چیلنج کے لیے تیار رہنا ہوگا، دفاع میں نظم و ضبط کے ساتھ رہنا ہوگا، اور اعتماد کے ساتھ کھیلنا ہوگا۔

آئی پی ایل 2026 میں زخمی کھلاڑی: کے کے آر سب سے زیادہ متاثر

(نیوز ڈیسک)



کچھ اہم غیر ملکی کھلاڑیوں کے زخمی ہونے یا دیر سے ٹیم میں شامل ہونے کے سبب انڈین پریمیر لیگ (آئی پی ایل) میں کچھ ٹیموں تیاری میں خلل پڑا ہے۔ کچھ اہم غیر ملکی کھلاڑی پہلے ہی انجری کی وجہ سے پورے ٹورنامنٹ سے باہر ہوچکے ہیں جبکہ مختلف وجوہات کی بنا پر ابتدائی میچوں سے باہر ہوجائیں گے۔ کیلے رخمیوں نے سب سے زیادہ کولکاتہ نائٹ رائیڈرز (کے کے آر) کو متاثر کیا ہے۔ ان کے ہندوستانی تیز گیند باز ہرشیت رانا اور آکاش دیپ ٹورنامنٹ سے باہر ہوچکے ہیں، جبکہ سری لنکا کے تیز گیند باز ٹھیک ہانی رانا بھی پنڈلی کی چوٹ کی وجہ سے کے آر کے ابتدائی میچوں سے باہر ہو جائیں گے۔ سن رائزرز حیدرآباد بھی پہلے چند میچوں کے لیے اپنے باقاعدہ کپتان پیٹ کمنز کے بغیر رہے گا، جو کہ ٹخنے کی تکلیف سے ٹھیک ہو رہے ہیں۔ کمنز کی غیر موجودگی میں سن رائزرز کی قیادت ایشان کشن کریں گے۔ سن رائزرز کے دوسرے آسٹریلوی آل راونڈر جیک ایڈورڈز پیر کی انجری کے باعث پورے ٹورنامنٹ سے باہر ہو گئے ہیں۔ آسٹریلوی فاسٹ باؤلر جوش ہیزل وڈ بھی انجری کے باعث پہلے چند میچز راکل چیلنجرز بنگلور کی طرف سے نہیں کھیل سکیں گے۔ چوٹی سیم کنکر کو آسٹریلیا کے تیز گیند باز شمعون ایٹس کی خدمات حاصل نہیں ہوں گی، جو کہ سرگٹ کی انجری کے باعث ٹورنامنٹ سے باہر ہو گئے ہیں۔ دہلی کیپٹلز کے کلیدی بولر چمل اسلارک بھی پہلے چند میچوں کے لیے مشکوک ہیں کیونکہ کرکٹ آسٹریلیا آنے والے مصروف بین الاقوامی کرکٹ کیلنڈر کے پیش نظر ان کے کام کی نگرانی کررہے ہیں۔ نیوزی لینڈ کے تیز رفتار گیند باز ٹرنٹ بولٹ بھی پنجاب کنگز کے میچوں کے ابتدائی روٹ X کے نوٹز سے محروم رہیں گے کیونکہ وہ اپنے خاندان اور نومولود بیٹے کے ساتھ کچھ وقت گزارنا چاہتے ہیں۔ راجستھان رائلز کو بھی چوٹ کا الگا سے جب انگلینڈ کے آل راونڈر سیم کران انجری کی وجہ سے پورے ٹورنامنٹ سے باہر ہو گئے ہیں۔ وہ ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ کے دوران زخمی ہوئے تھے۔

بنگلہ دیش کے ساتھ ہوسکتی ہے ہندوستان کی سیریز؟

(مانیٹرنگ ڈیسک)

بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ (بی سی بی) نے ستمبر 2026 میں شیڈول دورہ آئرلینڈ ملتوی کردیا ہے۔ جنرل میاد یار چوہدری کے مطابق بورڈ اس عرصے کے دوران ہندوستانی کرکٹ ٹیم کی میزبانی کرنے کا منصوبہ بنا رہا تھا۔ بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ کے ایک اہلکار کے مطابق جب بھارت کے ساتھ سیریز کو 2025 سے ستمبر 2026 میں منتقل کیا گیا تو کرکٹ آئرلینڈ سے کئی تاریخ فراہم کرنے کی درخواست کی گئی۔ آئرلینڈ کرکٹ بورڈ نے اس دورے کو 2026 میں منتقل کرنے سے معذوری ظاہر کی۔ جس کے بعد دونوں بورڈز نے باہمی طور پر سیریز ملتوی کرنے پر اتفاق کیا۔ بنگلہ دیش کا دورہ آئرلینڈ 2027 میں کسی وقت ہوسکتا ہے۔ پہلے سے طے شدہ شیڈول کے مطابق، ہندوستانی کرکٹ ٹیم کی تین ون ڈے اور تین ٹی ٹوئنٹی میچوں کی سیریز کے لیے 28 اگست 2026 کو بنگلہ دیش پہنچنے کی توقع ہے۔ ون ڈے میچز 4 ستمبر، تین اور چھ ستمبر کو کھیلے جائیں گے جبکہ ٹی ٹوئنٹی 9، 12 اور 13 ستمبر کو کھیلے جانے کا امکان ہے۔ بنگلہ دیش نے حال ہی میں اپنے گھر پر ون ڈے سیریز میں پاکستان کو 2-1 سے شکست دی تھی۔ سیریز جیتنے کے بعد بنگلہ دیش آئی سی سی ون ڈے رینکنگ میں نویں نمبر پر آگیا ہے۔ ہم کے 79 ریٹنگ پوائنٹس ہیں، جو 10 ویں نمبر پر موجود ویسٹ انڈیز سے آگے ہے۔ بنگلہ دیش کی توجہ 2027 ون ڈے ورلڈ کپ کے لیے کوالیفائی کرنے پر ہے۔ ورلڈ کپ دیش اور بھارت کے درمیان تعلقات گزشتہ چند ماہ سے کشیدہ ہیں۔ بنگلہ دیش نے ٹاپ ایبت میں شامل ہونا ضروری ہے۔ اگر وہ ایسا کرنے میں ناکام رہتا ہے تو اسے کوالیفائنگ فورنامنٹ میں کھیلنا ہوگا۔ دورہ آئرلینڈ کے ملتوی ہونے کے بعد، بنگلہ دیش کی نیوزی لینڈ، آسٹریلیا اور بھارت کے خلاف ہوم سیریز کے ساتھ ساتھ جنوبی افریقہ اور زمبابوے کے دورے ہیں۔ بنگلہ دیش اور بھارت کے درمیان آخری سیریز 2015 میں ہوئی تھی۔ بنگلہ دیش نے 2026 کے T20 ورلڈ کپ میں بھی کھیلنے کے لیے بھارت کا سفر نہیں کیا اور ورلڈ کپ کا بائیکاٹ کردیا۔ اس لیے فی الحال یہ فیصلہ ہونا ہے کہ آیا بنگلہ دیش کی ہوم ون ڈے اور ٹی 20 سیریز کے لیے بنگلہ دیش کا دورہ کرے گی۔ اگر بنگلہ دیش کا دورہ کسی بھی وجہ سے ملتوی ہوتا ہے تو بنگلہ دیش کے پاس کوالیفکیشن کی آخری تاریخ سے پہلے صرف دو دن ٹی ٹوئنٹی میچ باقی رہ جائیں گے، جو ورلڈ کپ میں اس کے براہ راست داخلہ کو پیچیدہ بنا سکتا ہے۔



عالمی نمبر ایک الکاراز تیسرے راؤنڈ میں باہر ہوگئے

(نیوز ڈیسک)

میامی اوپن 2026 میں بڑا اپ سیٹ دیکھنے میں آیا، جہاں اٹوار کو عالمی نمبر ایک کارلوس الکاراز کو تیسرے راؤنڈ میں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ انہیں امریکی سیباستین کورڈا نے تین سیٹ کے سخت مقابلے کے مقابلے میں شکست دی۔ جنوری میں آسٹریلین اوپن جیت کر کریئر گرینڈ سلیم مکمل کرنے والے 22 سالہ الکاراز اس سیزن میں اب تک 2-17 کے ریکارڈ پر پہنچ چکے ہیں، انہیں گزشتہ ہفتے انڈین ویلز کے سبھی فائنل میں ہیڈلی میدویدیف سے شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ کورڈا کے پاس دوسرے سیٹ میں 4-5 سے میچ ختم کرنے کا موقع تھا، لیکن الکاراز نے مسلسل پانچ گیمز جیت کر شاندار واپسی کی۔

میجر لیگ سوکر: لیونل میسی کے گول سے انٹر میامی کی نیویارک سٹی پر شاندار جیت

(مانیٹرنگ ڈیسک)

انٹر میامی نے اتوار کو میجر لیگ سوکر میں نیویارک سٹی کو 3-2 سے شکست دینے کے لیے شاندار واپسی کی۔ میکنیل روس سانتوس نے 74ویں منٹ میں فیصلہ کن گول کیا۔ لیونل میسی نے انٹر میامی کے لیے ایک اہم گول بھی کیا جو ان کے کیریئر کا 901 واں گول ہے۔ گونزالو لوجان نے بھی اپنی ٹیم کو پہلا گول کیا۔ اس فتح کے ساتھ ہی انٹر میامی نے شاندار واپسی مکمل کی اور اہم پوائنٹس حاصل کر لیے۔ نیویارک سٹی کی جانب سے مگلس فرنانڈیز مارکاوو اور الیکسنڈر ہوبیانے گول کیے۔ ہوبیانے 59ویں منٹ میں سیمی مورالس کے شاندار پاس پر گول کرکے ٹیم کو 2-1 کی برتری دلادی۔ تاہم، اس کے فوراً بعد ہی انٹر میامی کو فری کک کا موقع ملا، اور میسی کا شاٹ جال میں پھنس گیا، جس نے اسکور 2-2 سے برابر کردیا۔ میسی کے پاس اس سے پہلے دو مواقع تھے لیکن دونوں بار گیند پوسٹ سے ٹکرائی اور وائیڈ چلی گئی۔ اس کے بعد میچ کامل دوس سانتوس نے 74ویں منٹ میں شاندار ہیڈر اسکور کرکے انٹر میامی کو برتری دلادی۔ بتنے ان ہوں نے آخر تک برقرار رکھا۔ جیت کے ساتھ، انٹر میامی نے بین الاقوامی وقفے سے پہلے اپنی مضبوط کارکردگی کو جاری رکھا۔

ملک یاسین حسن کا دورہ، نوجوان کرکٹر کی تعریف

(نیوز ڈیسک)

ضلع بارہمولہ میں زمزم پورہ نارہ واملاتے کے لمبردار اور معروف سماجی کارکن اور نارہ واسپورٹس ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری ملک یاسین حسن نے کشمیر کے ابھرتے ہوئے اسٹار کرکٹر عاقب نبی کے گھر کا دورہ کیا۔ عاقب نبی کو بین الاقوامی کرکٹ کے لیے زیر غور لایا جا رہا ہے اور امکان ظاہر کیا جا رہا ہے کہ وہ بہت جلد بھارتی ٹیم کی نمائندگی کریں گے۔ اس موقع پر ملک یاسین نے عاقب نبی کی شاندار کارکردگی اور صلاحیتوں کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ عاقب نبی نوجوانوں کے لیے ایک بہترین مثال اور تحریک کا ذریعہ بن چکے ہیں۔ دورے کے دوران انجیر ملک نے عاقب نبی کے اہل خانہ سے بھی ملاقات کی اور ان کے ساتھ خوشگوار وقت گزارا۔ انہوں نے نوجوان کھلاڑی کے روشن مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار بھی کیا ملاقات کے دوران وہاں کی اہم شخصیات خاص کر عاقب نبی کے والد محترم جناب ماسٹر غلام نبی موجود تھے اور آخر پر ملک نے اس موقعے پر ملک یاسین حسن نے حضرت یوسف کا واقعہ سنایا اور دعا خیر کی۔

ملک یاسین حسن نے حضرت یوسف کا واقعہ سنایا اور دعائے خیر کی

نیوزی لینڈ میں نئے ٹی 20 ٹورنامنٹ 'این زیڈ 20' کی منظوری دے دی

(ہندوستان سماچار)



نیوزی لینڈ کرکٹ نے ایک مجوزہ نئے ٹی 20 فورنامنٹ "این زیڈ 20" کو ملک کا اہم ترین گھریلو ٹی 20 بنانے کی سمت میں ابتدائی منظوری دے دی ہے۔ اس فیصلے کے بعد پورڈ اپ مقابلے کے انعقاد، حقوق کی تقسیم اور تجارتی انتظامات جیسے پیچیدہ پہلوؤں پر کام کرے گا۔ نیوزی لینڈ کرکٹ کے مطابق اس اقدام کا مقصد ملک کے ڈومیسٹک ٹی 20 سسٹم کو بہتر بنانا ہے۔ اگر کوئی بھی بدھ یا خواتین کے لیے 2005-06 میں اور خواتین کے لیے 2007-08 میں شروع ہوا تھا۔ نئے ٹورنامنٹ کے ساتھ، نیوزی لینڈ کرکٹ موجودہ اسوسی ایشن پر مبنی نظام سے ہٹ کر ہم پر مبنی نظام اپنائے گی، جیسا کہ دنیا کے کئی ممالک میں رائج ہے۔ نیوزی لینڈ کرکٹ بورڈ کی چیئرپرسن ڈیانا پورکیا پسلنڈن نے پیر کو کہا کہ بورڈ کے پاس 'این زیڈ 20' کو آزادانہ طور پر منعقد کرنے یا اسے آسٹریلیا کے بگ بیش مقابلے سے منسلک کرنے کا اختیار تھا، لیکن تفصیلی بات چیت کے بعد آزاد مقابلے کو مناسب سمجھا گیا۔ انہوں نے کہا کہ "بورڈ نے تمام تجاویز پر غور کیا ہے اور یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ 21 سال پرانے ہم پر آمیز مقابلے کو بہتر بنانے کا صحیح موجودہ ہم پر آمیز مقابلے کی جگہ لے سکتا ہے۔ ہم آمیز مردوں کے زمرے کے لیے 06-2005 میں اور خواتین کے زمرے کے لیے 08-2007 میں شروع ہوا تھا۔ نئے ٹورنامنٹ کے ساتھ، نیوزی لینڈ کرکٹ موجودہ اسوسی ایشن پر مبنی نظام سے ہٹ کر ہم پر مبنی نظام اپنائے گی، جیسا کہ دنیا کے کئی ممالک میں رائج ہے۔ نیوزی لینڈ کرکٹ بورڈ کی چیئرپرسن ڈیانا پورکیا پسلنڈن نے پیر کو کہا کہ بورڈ کے پاس 'این زیڈ 20' کو آزادانہ طور پر منعقد کرنے یا اسے آسٹریلیا کے بگ بیش مقابلے سے منسلک کرنے کا اختیار تھا، لیکن تفصیلی بات چیت کے بعد آزاد مقابلے کو مناسب سمجھا گیا۔ انہوں نے کہا کہ "بورڈ نے تمام تجاویز پر غور کیا ہے اور یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ 21 سال پرانے ہم پر آمیز مقابلے کو بہتر بنانے کا صحیح

ٹاٹا آئی پی ایل فین پارک 2026 کا اعلان

پہلے مرحلے میں 15 شہروں میں براہ راست میچ کا تجربہ دستیاب ہوگا

(نیوز ڈیسک)

بورڈ آف کنٹرول فار کرکٹ ان انڈیا (بی سی سی آئی) نے ٹاٹا آئی پی ایل فین پارک 2026 کے پہلے مرحلے کے شیڈول کا اعلان کردیا ہے۔ یہ ایونٹ انڈین پریمیر لیگ (آئی پی ایل) 2026 کے افتتاحی مرحلے کے ساتھ ہوگا، جس سے ملک بھر کے شائقین کو ملے گا۔ بورڈ کے مطابق، پہلے تین مہینوں کے دوران 11 ریاستوں کے 15 شہروں میں فین پارک کا انعقاد کیا جائے گا۔ ان اقدامات کا مقصد زیادہ سے زیادہ شائقین تک آئی پی ایل کے جوش و خروش کو پہنچانا اور اجتماعی ماحول میں میچوں سے لطف اندوز ہونا ہے۔ فین پارک تین ہفتے کے آخر میں منعقد کیا جائے گا، پہلا ہفتہ 28 اور 29 مارچ، دوسرا ہفتہ 4 اور 5 اپریل، اور تیسرا ہفتہ 11 اور 12 اپریل

Printer, Publisher & Owner: Rifat Ayoub, Chief Editor: Noor Mohammad Challo (9419069641), Executive Editor: Imtiyaz Wani (9469121101),
Published From: 2nd Floor Jehlum Market Batamaloo Srinagar, Printed at: Khidmat Offset Press The Bund Sgr. RNI: JKURD2012-48314
Postal Registration No: JKNP-189/SKGPO-2018-20, Contact: 0194-2477545, email:editorsurathal@gmail.com,